UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222672
UNIVERSAL
LIBRARY

جلد اول

مختار اشعار

دیوان

شیخ قلندر بخش جرأت

Checked 1974

جسکو

عالیجناب نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی نے منتخب

اور

مدراس اسکول بکز اینڈ لٹریچر سوسایٹی نے مشتہر کیا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۷ء

۱۲۰۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیون کا انتخاب

سُن جلوۂ احمدی کا ٹک مجھ سے سخن
تھا نورِ محمدی عیان پیش از کن
تھی ذاتِ خدا کے ساتھ ہی ذاتِ رسول ص
اوس سے یہ کہا تھا کن کہ موجود بکن

ولہ

دکھا جو کل اُسنے مرے جی کا کھونا
اور کھینچ کے آہ سرد دھر دم رونا
مُنہ پھیر کے مسکرا کے چپکے سے کہا
آسان نہین کسی پہ عاشق ہونا

ولہ

جون برق ہے تو جگر جلانے والا
رو تون کو ہے اور ہی رُلانے والا

ره جا ره جا برس نه اسے ابر سیاه — ره جاسے گا ورنه کوئی آنے والا

رباعی

ہستی گویا ہے اک مسافر خانا — ہر روز ہے قافلون کا آنا جانا
رنجیده کسی کو یان نه کر اپنے سے — پھر جاکے نہین ہے اس سرا مین آنا

وله

قاصد سے پیام کچھ سنایا نگیا — یا خوف سے اوسکے پاس جایا نگیا
اک بات بناکے یون ہی مجھکو تا صبح — بیچین کیا نه کوئی آیا نه گیا

وله

اوس شوخ کا اس طرف گزارا نہوا — اک بار ہوا وے دوبارا نہوا
جرأت کرین کیا بیان اس کا افسوس — ہم اوسکے ہوئے پہ وه ہمارا نہوا

وله

چاہے جو دل مریض اجل سے تو نجات — جز شاه نجف نه کہہ کسی سے حالات
مردے کو کیا جلا کے گویا جس نے — زندے کا جلانا اوسکے آگے کیا بات

وله

ہے شوخ کا مار زلف کالا کافر — حلقه مارے ہے تسپه بالا کافر
اوس چشم پہ آنکھه پڑتے ہی دل نے کہا — جادو برحق ہے کرنے والا کافر

وله

جو عیب تھا سو ہے اب زمانے مین ہنر — نیکی ہے کم اور ہے بدی افزون تر
اولے پڑتے نه سمجھو بوجھ کوئی — یه آخری دور په پڑے ہین پتھر

رباعی

اک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل
خواہش نہین کچھ اور پر اوس قاتل سے کے (یعنے لحظہ ۱۲)
اک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل (یعنے انداز ۱۲)
اک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل (یعنے آنا ۱۲)

ولہ

بن جائے وہان سے جہین پانا مشکل
جرأت پھر زیست ہوئے کس طرح بھلا
او ضعف سے ہے قدم اٹھانا مشکل
اب آنا مشکل ہے اور نہ جانا مشکل

ولہ

دل دے کے ہین ایسے بیخبر بیٹھے ہم
لیٹے پہ نہ چین ہے نہ بیٹھے آرام
معلوم نہین کہ ہین کدہر بیٹھے ہم
کیا بیٹھے تمہارے ہاسے کر بیٹھے ہم

ولہ

پوچھو تو آپ کب یون تانتے ہین
شاید کوئی صید ہو گرفتار ہوا
ان آپ کی رنجشون کو ہم جانتے ہین
اڑتی چڑیا کو ہم تو پہچانتے ہین

ولہ

ہم کیونکہ نہ آہ و نالہ کرتے ہی رہین
اتنے ہی لئے جہان مین جرأت ہم تو
دکھ پر دکھ کس طرح نہ بھرتے ہی رہین
جیتے ہین کہ تا کسی پہ مرتے ہی رہین

ولہ

مطرب سے نواے خندہ گل سے بیان
پر جس سے کہ پی لگے وہ ساقی ہی نہین
باران سے ہے ہوا ہی صوت بلبل سے بیان
سچ پوچھو تو ناحق کا یہ سب غل ہی یہان

ولہ

برباد کن دیا رخ خاطر مت ہو
جون روح سبک ہو بار خاطر مت ہو
جل مثل چنار خود کسی کو نہ جلا
ہو خاک وے غبار خاطر مت ہو

رباعی

اک سمت چلا تھا کل مین دل کے ہمراہ
جون ہی نظر آیا اوس کا کوچہ ناگاہ
دل مڑ کے اودہر کو یون لگا کہنے - لے
تیری یہ راہ اور میری یہ راہ

ولہ

وہ ناز و ادا سے اوسکا آنا ہے ہے
اور آگے کسی کو چھیڑ جانا ہے ہے
نتھنون کی پھڑک دکھا کے تیوری کو چڑہا
دانتون کے تلے ہونٹ دبانا ہے ہے

ولہ

چاہت سنتے ہو جی بری ہوتی ہے
جی کہوتی ہے دوستی بری ہوتی ہے
لگتا نہین دل کہین اب اوس بن میرا
سچ کہتے ہین یہ لگی بری ہوتی ہے

ولہ

آخر ہمین ایک دن گنوا آوین گے
کام اور جہان کے لوگ کیا آوین گے
جو از رہ دوستی ملا کرتے ہین آج
کل کو وہی خاک مین ملا آوین گے

ولہ

شکل اپنی دکھا کے تم نے گوری گوری
دزدیدہ نگہ سے دل کی کر لی چوری ؎
سو عشق بزور سر چڑہا ہے اپنے
یہ وہ ہے مثل کہ چوری اور سرزوری

ولہ

ہے غم سے یہ عنقریب اب دم نزع ہے
گھر آ کے قریب میرے رہ ہمدم نزع ہے

جی شدت غم سے چل بسا تق سے آہ | لو دردوالم تحسین رہو ہم نہ رہے

رباعی

الفت مین نہین ہے جسکی آرام مجھے | ہر آن ہے مرگ ہی کا پیغام مجھے
وہ نزع مین سنکے یون کہے ہے مجھکو | مرنے دو بلا سے میری کیا کام مجھے

وله

چاہت مری تیرے مسکرانے سے کھلی | اور دیکھ کے مجھکو منہ چھپانے سے کھلی
دل لے کے ستمگر کہ میرے دل کی | یہ چوری ترے آنکھ کے چرانے سے کھلی

مخمس کا انتخاب

اب اونکو دے شفق چرخ شال نارنجی | بنا جو کرتے تھے لیل و نہار شطرنجی
یہ دیکھ کیونکہ نہ اوسے لجھے بخانۂ تن جی | ظہور حشر نہو کیون جو کلچھڑی گنجی

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

کرین ہین ریختہ گوئی کا قصد قصباتی | مصوری کا لگے کام کرنے اب کھاتی
غرض یہ بات ہے اندھیر کی نظر آتی | کہ پرنچی ہوئی شا مز راہ بد ذاتی

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

پہرین ہین کفش مغرق زری کی پہنے چمار | طعام کہانے لگے ظرف نقرئی مین کمہار
وہ شعر کہتے ہین جو موندتے تھے موے زہار | بڑا ہے قہر کہ جب ابلقا بھی لیل و نہار

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

جو خاکروب تھے اب اونکا عرش پر ہے دماغ | جو مفلس ازلی تھے اونہین ہے عیش و فراغ

جو گلفروش تھے اب ہین وہ مالکِ صد باغ ۔۔۔ یہ کانٹو کا نو خورش آوے کسے جو مادۂ زاغ

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

اُڑا نے بازو وہ جاتا ہے ہر قدم پہ اکڑ ۔۔۔ پھرے تھا بچتا بچہ سب بئیے کا جو دھیتڑ
جو بڑھ تلے کا تھا بھتنا کرے ہے اب بڑ بڑ ۔۔۔ سخن کی قدر تو ڈوبی جب آکے جل گگڑ

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

دیا سلائی جو بیچے تھا یا کہ سر کنڈا ۔۔۔ ہوا وہ صاحبِ تکر بنا کے اِک جھنڈا
ہوائے باغِ جہان سے ہو دل نہ کیون ٹھنڈا ۔۔۔ جو ٹیینی مرغی کا بچہ کھٹکتے ہی انڈا

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

جو بیج کھاتے تھے کنجشک دام مین لا کے ۔۔۔ کرین ہین عرش پہ پرواز اب وہ چڑیا کے
جو ہو مقابلِ شہبازِ الغی نک آکے ۔۔۔ تو جورو کوّے کی کوین بھی کیون نہ چلا کے

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

اَب اونکو طائرِ معنی کے صید کی ہے تلاش ۔۔۔ کہ نتھے بہن کے تھے کوئی پکڑنے جنکی معاش
اکڑ کے مسندِ خالی پہ بیٹھے جب فراش ۔۔۔ تو کیون نہ قصر تہورا کی اوڑھ سوئی خفاش

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

سمجھتے خاک نہین سانڈے کے جو تیل سوا ۔۔۔ حکیم جی وہ کہاوین سب اون سے پوچھین دوا
چلے جب ایسی حماقت کی اِس چمن مین ہوا ۔۔۔ تو پھر نہ کیون سرو گردن ہلا ہلا کے لوا

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

عبث عدو کو ہی جرأت سی ہمسری کا خیال ۔۔۔ کہ بھولے اپنی بھی کوا چلے جو ہنس کی چال
کہو یہ بات اوڑا دے حسد کو جی سے نکال ۔۔۔ ہنسے گل اُسپہ جو بُھد کے پُھلا پُھلا پر و بال

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

مخمس

صدمۂ ہجر سے یہ حالت ہے
کہ غم و محنت و مصیبت ہے
درد و اندوہ و رنج و کلفت ہے
ضعف و ناطاقتی بشدت ہے
ایک دل اور ہزار آفت ہے

ہجر کی رات کے نہ پوچھو الم
کہ ٹپکتا ہے اشک خون بہم
اور یہی کہتے ہین کہانی ہم
شب فرقت مین نشین کوئی دم
آنکھ لگجاے تو غنیمت ہے

ہاے وہ اوسکے وصل کی راتین
تہین عجب لطف سے مداراتین
خواب مین اب نہین ملاقاتین
یاد آتی ہین اوسکی جب باتین
بات کرنے کی کس کو طاقت ہے

ایک وہ ہین کہ جنکے ہین یہ نصیب
روز و شب پاس ہی رہے ہی حبیب
ہم کو کیا خاک ہووے صبر و شکیب
درد دوری سے مرگ کے ہین قریب
کیا کہین اپنی اپنی قسمت ہے

ترجیع بند کا انتخاب

جنبش کا نہین رہا ہے یارا
جانے نے ترے تو جان مارا
پھر آ پھر آکہ مر چلا مین
جانے دے بخانجا خدارا

اکبار جو تو پھر آئے مجھ تک	تو ہو مری زندگی دوبارا
یون مجھکو ملا کے خاک مین ہای	بن میرے سر ملے ہی تو سدہارا

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

ہر دم کی تپش نے جان ماری	اللہ رے دل کی بیقراری
ہر شب ہے یہ ہجر کی بلا آہ	ماتم کی ہو جیسے رات بھاری
کھینچون ہون جو آہ مین تو گویا	لگتی ہے یہ کلیجے پر کٹاری
تیرے لئے اک جہان ہی دشمن	سمجھا نہ مری تو دوستداری

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

جاتا ہون جو گھر سے تیرے گھر کو	رو دیتا ہون تھام کر جگر کو
کہتا ہون یہی مین چپکے چپکے	تو چھوڑ گیا مجھے کدھر کو
لیتا ہون مین دوڑ کر قدم جب	دیکھون ہون کسی کے نامہ بر کو
کیون مجھکو نہ ساتھ لے گیا تو	جانا تھا تجھے اگر سفر کو

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

عالم وہی دو ہی روز و شب ہے	اک تو ہی نہین ہے کیا غضب ہے
دوری سے تری قریب مردن	اے جان ترا یہ جان بلب ہے
جلدی اتے مرگ پا شکستہ	آجا کہ یہان تری طلب ہے

دل لے کے یہ کرنی بیوفائی
یہ بھی کوئی دلبری کا ڈھب ہے

رفتی و مرا خبر نکردی
بربیکسیم نظر نکردی

ہو چین جو تن سے جی چلا جاے
اس جینے سے کاش موت آجاے
جو درد جگر سے ہووے بیچین
کب اوس سے کراہے بن رہا جاے
مرنے کے قریب کیون نہ پہونچون
جب پاس سے تجھسا دلربا جاے
کیون جان یہ تیرے جی مین آئی
اوس سے ملکر مری بلا جاے

رفتی و مرا خبر نکردی
بربیکسیم نظر نکردی

بھولے نہ وہ گلعذار مجھکو
بہلاے کوئی ہزار مجھکو
رہتے ہین جو سوے درنگا ہین
کس کا ہے یہ انتظار مجھکو
احوال یہ اپنے آتا ہے آہ
رونا بے اختیار مجھکو
افسوس کہ کنج بیکسی مین
یون چھوڑ کے بیقرار مجھکو

رفتی و مرا خبر نکردی
بربیکسیم نظر نکردی

آتی ہے جو سیر سی نظر کچھہ
روتا ہون مین دل مین سوچ کر کچھہ
دل ایسی جگہ لگا کہ مجھکو
کہہ جاتے ہین لوگ آکے ہر کچھہ
بتلاؤن خبر مین کیا جہان کی
اپنی ہی نہین مجھے خبر کچھہ
رو دیتے ہین مجھکو دیکھہ کر سب
لیکن نہوا تجھے اثر کچھہ

رفتی و سراغ خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

کیونکر نہ زبان پہ آئے فریاد
فریاد بھی مرے لئے - اور
جنبش مین نہ آئے دل بتان کا
اے شوخ جفا شعار صد حیف

احوال ہے اپنا جائے فریاد
مین خلق ہوا برائے فریاد
گر عرش برین ہلائے فریاد
یون تو مجھے دے کے جائے فریاد

رفتی و سراغ خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

نامۂ ہجر الفت کا انتخاب

دُرِّ یکتائے بحر محبوبی
سمجھیو حرف مطلب دلِ زار
کہا کچھ مر رہین یہ جی مین ہے
جی ہی پر بیکلی سے آن بنی
تم کو جب دل مین یاد کرتا ہون
دیکھون ہون گل کو جب چمن مین یار
غنچۂ گل کو دیکھتا ہون مین جب
کھینچون ہون دل سے آہ یون یکبار
سوے نرگس جو آنکھ جاتی ہے

رونق افزائے گلشنِ خوبی
کہ تڑپتے کٹے ہے لیل و نہار
خیریت ہے تو بس اسی مین ہے
دل مین واشد نہین چمن مین ذری
جون صبا ٹھنڈی سانس بھرتا ہون
یاد آتے ہین وہ گلِ رخسار
یاد آتے ہین پیارے پیاری وہ لب
ٹکڑے ہوتا ہے غنچہ سان دلِ زار
چشمِ کیفی وہ یاد آتی ہے

دل یہ ہوتا ہے مضطر و بیتاب ۔ خفقانی کو جون پلائین شراب
گلِ چنپا پہ جب کرون ہون نگاہ ۔ چنپئی رنگ یاد آئے ہے آہ
بس وہین دل مین درد ہوتا ہے ۔ رنگ چہرے کا زرد ہوتا ہے
دیکھوں ہون جبکہ مین گل اورنگ ۔ یاد دادن فندقون کا آئے ہے رنگ
ہے فزون ہردم آہ زاری دل ۔ مار ڈالے ہے بیقراری دل
تھامون ہون دمبدم کلیجے کو ۔ کھائے جاتا ہے غم کلیجے کو
دم رکے ہے کرون ہون جون جون ضبط ۔ یاد آتے ہین جب وہ پچھلے ربط
کبھی گھبرا کے در تلک جانا ۔ کبھی پھر ٹھنڈی سانس بھر آنا
کبھی وحشت سے کچھ پڑے بکنا ۔ کبھی دروازے کو کھڑے تکنا
کبھی ٹھیرائی دل مین یہ تدبیر ۔ کر کے ترکِ لباس ہوجے فقیر
کبھی زانوے غم پہ سر دھرنا ۔ کبھی یہ دل مین مشورہ کرنا
غم کا کھانا کسی سے کیا کہیئے ۔ کھا کے کچھ چیز چپکے مر رہیئے
کبھی خاموش درد غم سہنا ۔ کبھی جوشِ جنون سے یہ کہنا
اسمین جو ہونی ہو سو ہو ہمپر ۔ بیٹھیئے اب تو اوسکا گھیر کے در
پھر جو وحشت سے آپ مین آنا ۔ اپنے کو آپ ہی یہ سمجھانا
ہے یہ عاشق کے عشق کی خامی ۔ جس مین معشوق کو ہو بدنامی
چاہیئے پڑھتے ہی مرا مکتوب ۔ تم چلے آؤ یان بہر اسلوب
اپنے اللہ کے تئین مانو ۔ تھوڑے لکھے کو تم بہت جانو
وان نہین کچھ تمہین خیال مرا ۔ یان تصور مین ہے یہ حال مرا

آنکھون کے آگے باندہ اک تصویر
باتین کرتا ہون مین بلا تاخیر

کبھی کہتا ہون حال رو رو کے
کبھی ھنسنا نثار ہو ہو کے

کبھی کہنا بتاؤ تو پیارے
اتنے روزون کہان تھے تم بارے

کبھی تلوون پہ آنکھون کو ملنا
کبھی بے اختیار بڑھ چلنا

کبھی کہنا یہ لے کے ہاتہ مین ہاتہ
ہاے کیا تم نے کی ہمارے ساتہ

دیکھنا پھر تو ہاتھہ خالی ہے
وہی گھر وہی رات کالی ہے

گزرے ہے کیا کہون مین لیل ونہار
یون تصور مین مجھکو سو سو بار

نہ ہے غمخوار نہ رفیق کوئی
نہ ہے مونس نہ ہے شفیق کوئی

یون ہون بیکس بہ کنج تنہائی
جیسے قیدی کوئی ہو سودائی

نہ تو تو اس طرف کرے ہی گزار
نہ ترے در تلک مجھے ہے بار

نہ مجھے شکل تو دکھاتا ہے
نہ ترا کچھہ پیام آتا ہے

اپنی چھاتی کو کب تلک کوٹون
نکلے دم تو عذاب سے چھوٹون

کبھی من مارا بیٹھا رہتا ہون
کبھی پیک صبا سے کہتا ہون

کہ گزروان ترا ہو پیک صبا
دیجیو یہ پیام جرأت کا

بے گنہ تم جو ذبح کرتے ہو
کچھہ خدا سے بھی اپنے ڈرتے ہو

جان بلب ہون نہ اتنے ہو بیدرد
کیا غضنفر کی یہ سنی نہین فرد

اب اگر دیکھنے نہ آؤ گے
کیا قیامت کو منہ دکھاؤ گے

چیچک کی شکایت

ہوئی ہے شدت چیچک بایں طور — کہ نقشہ ہوگیا عالم کا کچھ اور
نہ کیوں حیرت ہو اس جا بے تامل — سراپا گلرخوں نے کھائی ہیں گل
نہ جسکے گھر میں گھوڑا ہے نہ گھوڑی — کہے ہے وہ بھی کیوں جی باگ موڑی
کرے عطار اب کتنی ہی تدبیر — نہیں بکری بجز عناب وانجیر
فقط لڑکے نہیں دانے نکالے — پڑے شیشوں میں چیچک کے چھالے
ہوے حلوائی چینی سے ہراسے — پھپھولے تن پہ ہیں جیسے بتاسے
ہر اک کنجڑے کا یہ نقشہ بنا ہے — بدن دالوں سے بیٹا سا لدا ہے
غرض قصاب بھولے اپنا منصب — نکل آیا ہے بوٹی سا بدن سب

خارش کی شکایت

جوشش خارش ہوا ہے اس آئین — ہے فلک شکل آبلہ یہ زمین
ذکر کھجلی کا کیجئے جو رقم — پہلے کاغذ پہ سر گھسے ہے قلم
جس کو دیکھو بدن کھجاتا ہے — سسکیاں بھر کے منہ بناتا ہے
ہوے تن صاف ہو گئے کب کے — شکل کمبخت ہیں بدن سب کے
گو کھجانے سے ہو فزوں لیکن — ہاتھ رستے نہیں کھجاے بن
کیا کرے خاک فائدہ سیماب — وہ بھی کھجلی کے ہاتھ سے بیتاب
تن کا یہ حال ہے جو دیکھے تو — جیسے کوئی کرے بدن پہ اُتو

کوئی پانو کو دے ماری ہے
پوست کوئی ہاتھہ کا اُتارے ہے

بات مین آبشار کی جانی
سنگ سے چل ہٹا ہے پانی

موج اب فرط بیقراری سے
آکے ساحل سے لڑی ہے رگڑے

پانی برست کھوکہ کائی ہے
مہندی تالاب نے لگائی ہے

آسیا دیکھہ دل مین آوے ہے
سنگ بھی سنگ سے کھجاوی ہے

بزم رندان مین شیخ آیا ہے ؀
ایلوا اس کا بھی سر کھجایا ہے

حال زاہد جو دیکھیے تو صریح
اونگلیون مین ہے دانۂ تسبیح

ہم تو خوش ہین جو یہ ہوا آزار
ہے مثل دل بیا درست بکار

اسکی تاریخ بر ملا ہے یہ
آہ خارش ہی یا بلا ہے یہ

۱۱۹۵

نزلے کی شکایت

خلق نزلے مین مبتلا ہے تمام
کچھہ نہین کام اب سواے زکام

ہووے پیدا نہ کسطرح سے روگ
آتے جاتے ہین چھینکتے سب لوگ

جو ہو شیرین لگے وہ پانی تلخ
غرض اب تو ہے زندگانی تلخ

بزم عشرت مین تھی جو نت مے نوش
اصل سوس اب وہ پیتے ہین کر جوش

بودوباش جہان کہون تا کے
جو حویلی ہے سو نزول کی ہے

اب یہی گفتگو ہے عالم سے
ہائے نزلے سے ناک مین دم ہے

رات سنئیے جدہر کو کان لگا ؀
نہین اسکے سوا کچھہ اور صدا

کوئی کراہے ہے کوئی دہائے ہے
کوئی چھینکے ہے کوئی کھانسے ہے

کسیکے ہو گئے ہین بال سفید
کوئی دانتون سے ہوگیا نومید

کسیکی آنکھین رہتی ہین پُر نم
ہے کسی کا دمے سے لب پر دم

زاہدون کی ہوئی ہے ترک نماز
کب موذن کی نکلے ہے آواز

نہین اوٹھنے کی اوس مین تاب و توان
دے ہے سرفہ مگر سحر کی اذان

مطربون سے جو ہے ہوا نا ساز
خوش گلو ہو گئے ہین بدآواز

بات کرتے ہین اب باین دستور
جیسے کوئی کسیکو دے سیندور

دیکھین کیا لوگ جا کے باغون کو
بوے گل ہے مُضر دماغون کو

کب کوئی گل کی باس لیتا ہے
جو کوئی ہے سو ناس لیتا ہے

کب یہ شبنم ٹپکتی رہتی ہے
غنچۂ گل کی ناک بہتی ہے

فی المثل اب تو یہ کلام ہوا
مینڈکی کے تئین زکام ہوا

اہلِ حرفہ کو اب ہے بیکاری
بیٹھی روتی ہے گھر مین منہیاری

دیوے چوڑی کو کسطرح سے آنچ
کھانستے کھانستے نکل گئی کانچ

سخت رنگریز کو ہے بے چینی
ٹپکے ہے ناک سے پڑی رینی

روئی بہتیارا اب بکاوے کیا
ناک سے تو بہے ہے شوروا سا

عطر کی تو بھری گُم ہوئی اب
رکھے بھرتے ہین روئی ناک مین سب

اِسنے عالم کو یہ ستایا ہے
کتنون کو نکبتی بنایا ہے

سیکڑون اِس سے تلملاتے ہین
لاکھون افیون اِس پہ کھاتے ہین

لوگ کیا اِس کا چھینکنا چھینکین
بات کب کرنے دیتی ہین چھینکین

بارش کی شکایت

یا الٰہی یہ مینہ ہے یا طوفان / غرق ہونے لگا تمام جہان
ہر طرف سوجھتا ہے عالمِ آب / آب پر ہے جہان مثلِ حباب
کوئی دن مینہ کی جو یہ شدت ہے / سارا عالم غریقِ رحمت ہے
خانمان سب کے ہو گئے مسمار / کشتیون پر سبھون کا ہے گھربار
سوبھی پانی بھرا ہے گھر کے بیچ / تھک گئے مر گئے اولیچ اولیچ
موجِ دریا کا اک طرف طوفان / اک طرف زورِ شدتِ باران
کیا کہون اس ہوا کی مین بیداد / لگ کے زنگ اس سے گل گیا فولاد
پانی کے گھر مین اپنا باسا ہے / گھر نہین پانی مین بتاسا ہے
چھانو چھپر تو کیا ہین اوسکے حضور / اک ہی پوچھار مین ہے چکناچور
رعد کا شور سن اُٹھے اک بار / دیکھا تو گھر کی گر پڑی دیوار
کیون کہ سستا ہوا اناج کا بھاؤ / گھر کے گھریان تو ہو گئے ستھراؤ
جیوے گا سو اناج کھاوے گا / مردون کی فاتحہ دلاوے گا
دانے دہقان اپنے کھو بیٹھا / ڈوبی سب کھیتی گھر کو رو بیٹھا
گھر مین اوسکے نہین ذرا بھی اناج / مانگین حاکم کے پیادے تس پہ خراج
نان بائی کا گھر ہے طوفانی / نکلے ہے اب تنور سے پانی
سقون کے خوب دن گزرتے ہین / پانی پی پی کے پیٹ بھرتے ہین
کہتے ہین کر کے چشم اپنی تر / خشک سالی ہی اس سے تھی بہتر

اور مشکون کی کیا کہون حالت | قند رکھا تھا ہوگیا شربت
لکڑی والے کی کیا کرون تقریر | مرگیا منہ کے ہاتھون سر کو چیر
جتنے تھے آج نوکری پیشہ | لیے پھرتے ہین کاندھے پر تیشہ
کھوئی اُس رُت نے سب ہنرمندی | رہگئی ہے مگر چھپر بندی
بھولے زاہد بھی اب خدا کا نام | ناخدا سے پڑا ہے اون کو کام

بخار کی شکایت

تب لرزہ سے ہی یہ خلق کا حال | روز و شب ہے جہان مین بھونچال
کچھ نہین ایک کو یہ بیماری | اپنی اپنی بھرین ہین سب باری
خلق سب کب نجات اس سے پائے | ایک اوٹھے دوسرے کی نوبت آئے
تن کو ڈائین نچوڑ لیتی ہے | اور کلیجے کو توڑ لیتی ہے
مہر لرزان جو صبح آتا ہے | تب لرزہ سے تھرتھراتا ہے
صدمۂ تب جو ہے اب اوسپہ کمال | ماہ ہوتا ہے لاغری سے ہلال
خالی گرمی سے اسکے کوئی نہین | شکل تبخالہ ہے فلک بہ زمین
کوئی لیلی وش اب جو آتا ہے | بید مجنون سا تھرتھراتا ہے
اوسکو کوئی آئینہ جو دکھلاوے | عکس مہ موج پر نظر آوے
ہائے شیرین دہن جو تھے گلرو | گل سی جنکے بدن مین تھی خوشبو
سخت بدحال اونکے ہے جی کا | منہ تو کڑوا ہے اور بدن پھیکا
صندلی رنگ جو کہ خوبان ہین | سو وہ سب درد سر سے نالان ہین

جون گلِ تازہ جن کا تھا مکھڑا — کیا کہون اونکے جی کا مین دکھڑا
رنگ چہرے کا ہوگیا یون ہائے — جیسے بادِ خزان سے گُل مرجھائے
اور ہین عاشق بھی اونکے بیجان سے — غور کیجے تو چشم گریان سے
اشک جو بار بار نکلے ہے ؛ — یہ دلون کا بخار نکلے ہے
نہین اِس درد کا مداوا کچھ — ٹوٹکے ہو رہے ہین کیا کیا کچھ
گُڑ مین کتّھا کسیکو دیتے ہین — سیکڑون بھُس کی دہونی لیتے ہین
تب کو کوئی کسیکی کاٹے ہے — کوئی پیپل کے پات چاٹے ہے
کہین سِتّے جلے ہین پیپل کے — کہین لگتے گلے ہین بیپل کے
کوئی لیٹے ہے اپنے مُنہ کو ڈھانپ — ہے کہین غل یہی کہ نکلا سانپ
پہلوانون کے لب پہ نالا ہے — سبکو تپ نے پچھاڑ ڈالا ہے
سقون کو اِس قدر ہے حیرانی — بوند بھر آپ مانگین ہین پانی
کیا وہ بھرلائین ضعف سے جز اشک — ہوگیا ہے بدن تو سوکھی مشک
تیلی بیکار گھر مین رہتا ہے — تیل کی جا پسینہ بہتا ہے
بیچے کیا خاک پان تنبولی — جنس طاقت تو تپ نے سب ڈہولی
جوش صفرا سے بسکہ ہے حیران — رنگ رو ہوگیا ہے پتّا پان
ڈالا پہیر پہونچون کو بھی اوس نے پچھاڑ — ہو رہے ہین بدن اب اونکے پہاڑ
مرد و زن سب رونکو دُھنتے ہین — اور بدن مین چھنے سے بُھنتے ہین
حال دُھنیئے کے یہ بدن کا ہے — کہ کوئی جیسے روئی دُھنتا ہے
تب کا جو ہو رہا ہے اولاسا — روئی مین گھس گیا بنولا سا

بچ رہے ہین اب اُسکے دانت سی دانت
اور بدن ہو گیا ہے سوکہ کے تانت

یون جڑی ماروں کا ہے حال تباہ
تڑپھے جون مرغ نوگرفتار آہ

تب نے تن مین کیا ہے یون باسا
جسطرح جاسے ہے چمٹ لاسا

باتون مین نان بائی ہیکین حسین
تن بشکل تنور دھکین ہین

تپ نے حلوائی کیا مٹھائی آج
آپ سر کنگبین کا ہے محتاج

تپ نے اوسکو غضب ستایا ہے
ریوڑی کے پھیر مین وہ آیا ہے

کیا کماروں کا کانپنا کہون اب
خود بخود ناچین ہین کہرا سب

اور کسیکی تو کیا کمائی ہے ہنر
ایک عطارون کی بن آئی ہے

ان گنت نسخے بند ہتے ہین دن رات
ہے جو بیمار اک جہان ہیہات

یہ بخار اب تو آشکارا ہے
گویا کہ لکھنو بخارا ہے

سب کا یہ روپ اسنے کر ڈالا
یارب اس تپ کا ہووے منہ کالا

سرو گلشن مین اسکا جہنڈا ہے
طوق قمری بہی تپ کا گنڈا ہے

ابر دیکھ آبشار کو رویا شر
ہو رہا ہے اب اس کا پاشویا

کیون برنگ دگر نہو گلزار
خار کی جا ہے اب گلون کو بخار

کیا لکھے جرأت اوسکا حال تباہ
اس ہوا کو ہوا کرے اللہ

میر حیدر کی شکایت

میر حیدر کو صبا بعد از سلام
جرأت عاصی کا یہ دیجو پیام

آشنا سے با مروت آپ ہین
رونق باغ صداقت آپ ہین

وصف صاحب کے لکہے اب کیا کوئی
قول کا سچا نہین تم سا کوئی

کیا سخن کا اپنے کرتے ہو نباہ
واہ واجی واہ واجی واہ واہ

آقا صاحب جو ہین فیاضِ زمان
اونکی جو امداد تھی سو مہربان

بے تامل آپنے پہونچا سے وہ
مین نے سب بے حرف قصور اب پای وہ

اوسکے پانے سے ہوا حاصل سرور
پر کہون کیا اپنے طالع کا قصور

وہ روپے جو آپنے مجہکو دیے
اور سیکر آدمی لے گئے گن لئے

طرفہ اوس کا ماجرا ہے مہربان
ایک اونمین سے نہین چلتا ہی یان

کوئی کہتا ہے کہان سی تم نے پائی
کوئی سمجہے ہے ارسطو کے بنائے

رنگ پہرون دیکہہ رہتا ہے کوئی
اشرفی کے پہول کہتا ہے کوئی

بہیجدون یا طاق نسیان پر رکہون
عقل حیران ہی مری مین کیا کرون

ہان مگر ہووے دعا یہ مستجاب
ہو میان ملو کے گہر لڑکا شتاب

آئین یہ اوس طفل کی ہیکل کے کام
مجہہ سے تم خوش ہو زیادہ والسلام

غزلون کا انتخاب

محمد ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا
کہے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہے خدائی کا

وله
اِک جام سے حل کردے جو عقدہ دو جہان کا
ہون مستِ مئِ عشق مین اوس پیرِ مغان کا

وله
رتبہ گلِ بازی کا دلا کاش تو پاتا
ہاتہون سے جو گرتا تو وہ آنکہون سی اُٹھاتا

تنہائی پہ اپنے ہون نپٹ ششدر و حیران
آنے کا جو ہے نام تو رونا نہین آتا

وله
کون دیکہے گا بہلا اسمین ہے رسوائی کیا
خواب مین آنے کی بہی تمنے قسم کہائی کیا

اوسکا در چھوڑ کے ہم تو نہ کسی در پہ گئے | پر سمجھتا ہے اِسے وہ بتِ ہرجائی کیا
واہ مین اور نہ آنے کو کہونگا تو باہ | مین تو حیران ہون یہ بات آپنے فرمائی کیا
یہ چلا چشم سے اک بار جو اک دریا سا | بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانے یہ لہر آئی کیا
حرفِ مطلب کو مرے سُنکے بصد ناز کہا | ہم سمجھتے نہین بکتا ہے تو سودائی کیا

قطعہ

بر مین وہ شوخ تہا اور سیرِ شب ماہ تھی رات | اپنے گھر کیا کہین تھی انجمن آرائی کیا
پر گیا صبح سے وہ گھر تو یہی دھڑکا ہے | دیکھین آج اِسکا عوض لے شبِ تنہائی کیا

ولہ

کوئی دنیا مین ظالم کیا نہ ہوگا | پر اسے بیداد گر تجھسا نہ ہوگا
ترا دل سنگدل دیکھا مین جیسا | کسی کافر کا دل ایسا نہ ہوگا
کرے گا گر زیادہ مجھکو بیتاب | تو اس مین اور تو رسوا نہ ہوگا
ہوا جب بات کرنا ترک بالکل | تو کیا اس بات کا چرچا نہ ہوگا
بہایا جب مری آنکھون نے دریا | تو اس رونے کا کیا رونا نہ ہوگا
ہوئی جب بیقراری حد سے افزون | اثر کیا تجھکو تھوڑا سا نہ ہوگا
بھلا مین مر گیا کھینچ اک دمِ سرد | تو اِس مرنے کا کیا شہرا نہ ہوگا
مرے جب بیٹھتے ہی اوٹھ چلا تو | تو کیا بیتاب دل میرا نہ ہوگا
قیامت آگئی جب مجھکو اکبار | تو اور اِک حشر کیا برپا نہ ہوگا
بس اب بہتر ہے مجھ وحشی سے ملجا | نہین تیرا بھی دل دیوانہ ہوگا
نکھو جرأت گو اپنے ہاتھ سے جان | کہ ایسا شخص پھر پیدا نہ ہوگا

جستجو مین دل کے بہلانیکے جی کھونا پڑا | جو ہنسی کی بات تھی سو اوسکا اب رونا پڑا
کوئی دل مانگے تہا تو کہتے تھے ہم منہ دہو رکھو | سو یہ کہتے کہتے اب اشکون سے منہ دہونا پڑا

وله

شمع سان جسنے کی زبان دراز — اوس کا قصہ ہی مختصر دیکھا
جسطرف دیکھتا ہون مین اوس بن — یہ نہین جانتا کدھر دیکھا
موت ہی اتنوزیست سے کہ بہت — درد دل کا علاج کر دیکھا

وله

خبر ہے تجھکو دیوانہ ہے وہ اے بے خبر کسکا — سے کہے ہے دیکھ کر جو اسنے گھر کو ہی یہ گھر کسکا

گرے یون بستر غم پر کہ آنکھین لگ گئین چھت سے
نظر آیا تھا جرأت ہمکو جلوہ بام پر کسکا

وله

ابر غم اسے چشم گریان جب برس کر کھل گیا — راز سربستہ ہمارا آہ سب پر کھل گیا
بیخودی مین دیکھ اوسکے مصحف رو کو مرے — منہ سے نکلا حرف ایک ایسا کہ دفتر کھل گیا

عقدۂ دل اپنا لیجا اوس یداللہ کے حضور
جسکی اک اونگلی سے جرأت باب خیبر کھل گیا

وله

ہر بات کا بہتر ہے چھپانا ہی کہ یہ بھی — ہے عیب کرے کوئی جو ظاہر ہنر اپنا
گزرا وس حجرۂ گردون سے ہو کیونکر اپنا — قیدخانہ عجب ہی گنبد بے در اپنا
سُنکے در پر مجھے بدحال وہ یہ سوچے ہے — باہر اب گھر سے نکلتا نہین بہتر اپنا
اوسکی تعریف جو کرتا ہون تو کیا کہتا ہے — چپکے بس رہیئے کرم کیجیے نہ مجھپر اپنا
ہمنشین اوسکو جو لاتا ہے تو لا جلد کہ ہم — تا مے بیٹھے رہین کب تک دل مضطر اپنا
دیکھین کیا لجۂ ہستی کو کہ جون آب رواں — یان ٹھہرنا نظر آتا نہین دم بھر اپنا

کیا کرین دل جو کہے مین نہ ہو ہم تو جرأت
نہ کہین جائین کہ ہے سب سے بھلا گھر اپنا

ہوئی پیری مین اوس گھر کی سی حالت خانۂ تن کی — در و دیوار گر کر جس مکان کا اوٹھ نہین سکتا

ترنج و تیغ یکسو اوس مرے یوسف کو جون دیکھا ... قدم آگے کو سارے کاروان کا اوٹھ نہین سکتا
رکھا تھا بار عشق اکدن جو اوسنے پشت پر اپنے ... سو اب تک سر زمین سے آسمان کا اوٹھ نہین سکتا
جلون ہون اخگر افسردہ سان یون ناتوانی سے ... کہ کچھ دل سے دہوان شور و فغان کا اوٹھ نہین سکتا

وله

اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندھا ... سچ ہے جاتا نہین انسان کو جو دہیان بندھا
گھر مین آج اوسکے کوئی شخص ملاتا نہین آنکھ ... مین تو حیران ہون کہ کیا مجھپہ یہ بہتان بندھا
تر ہوئی تھی مری ٹک آنکھ جو اوس محفل مین ... سو غضب مجھپہ تو اوس رونے کا طوفان بندھا
ٹکٹکی تو نے یہ باندھی ہے کہ حیرت ہے مجھے ... کیا تصور ترا تجھے اے دیدۂ حیران بندھا

سارے عالم ہی سے بیزار وہ کچھ بیٹھا ہے
آج جرأت کو خدا جانے یہ کیا دہیان بندھا

جنون سے دیکھیو رتبہ مرے حالِ پریشان کا ... قدمبوسی کو آیا چاک تا دامن گریبان کا
یہ از گل جانتا ہون چاک مین اپنے گریبان کا ... مجھے گلزار سے کیا ہون مین دیوانہ بیابان کا
خدا جانے کریگا چاک کس کسکے گریبان کو ... ادا سے اوسکا چلنے مین اوٹھا لینا یہ دامان کا
سیاہی نزع کے دم کی سی چھا جاتی ہے آنکھون مین ... نظر آتا ہے اب جون جون اندہیرا شام ہجران کا
قفس مین ہمصفیرو کچھ تو مجھ سے بات کر جاو ... بہلا مین بھی کبھی تو رہنے والا تھا گلستان کا
تڑپ کر بستر اندوہ پر ہم مر گئے آخر ... کسی پر غم ہوا ظاہر نہ اپنے درد پنہان کا
دلِ پرداغ کی حالت خرابی سے یہ پہنچی ہے ... نشان رہ جائے جون باقی کسی اوجڑی گلستان کا
نہ آیا اس فلک کو اور کچھ آیا تو یہ آیا ... گھٹانا وصل کی شب کا بڑہانا روزِ ہجران کا
ستمگر منہ چھپا بیٹھا جو تو عاشق کے ملنے سے ... کھلا بس قبر ہی مین اوسنے ایسا اپنا منہ ڈھانکا

وله

یون اٹھے وہ بزم مین تعظیم کو غیرونکی ہاے ... ہمنشین تو بیٹھ یان ہمسے نہ بیٹھا جائیگا

وانسے آیا ہے جواب خط کوئی سینو ذرا — مین نہین ہون آپ مین مجھسے نہ سمجھا جائیگا

وله

درتک اب چھوڑ دیا گھر سے نکل کر آنا — یا وہ راتون کو سدا بھیس بدل کر آنا

ہمدمو یہ کوئی رونا ہے کہ طوفان ہے آہ — دیکھیو چشم سے دریا کا اوبل کر آنا

قصد جب جانیکا کرتا ہون اوس شوخ کی پاس — تیغ ابرو یہ کہے ہے کہ سنبھل کر آنا ؎

وانسے اول دل بیتاب تو کب آتا ہے — اور جو آتا ہے تو سو جا پہ مچل کر آنا

جرات اوسکی کہون کیا تجھسے طرحداری مین
جانا جب اوٹھکے تب اک روپ بدل کر آنا

سچ تو یہ ہے بے جگہ ربط اندنون پیدا کیا — سوچ ہے ہر دم یہی ہمکو کہ ہمنے کیا کیا

وہ گیا اوٹھکر جدہر کو مین اودہر حیران سا — اوسکے جانے پر بھی کتنی دیر تک دیکھا کیا

میرے اور اوس شوخ کے صاحب سلامت جب ہوی — صبر و طاقت نے کہا لو ہمنے تو مجرا کیا

جب تلک کرتے رہے مذکور اوسکا مجھسے لوگ — جی مین کچھ سوچا کیا مین اور دل دھڑکا کیا

دمبدم حسرت سے دیکھون کیون نہ سوے چرخ مین — اسنے اور ونکا کیا اوسکو ہمین جبکا کیا

وله

دل پر لگا اولٹ کے وہین تیر آہ کا — جون یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا

پوچھو نہ کچھ سبب مرے حال تباہ کا — الفت کا یہ ثمر ہے نتیجہ ہے چاہ کا

بولا وہ سنکے شور مرے آہ آہ کا ؎ — مشتاق کوئی یان نہین ایسونکی چاہ کا

جھپکے اجل سے کیونکہ مری آنکھ وقت نزع — بسمل ہوا ہون مین کسی بانکی نگاہ کا ؎

کلمہ پڑھے ہے ترا تجھے دیکھے جو اک نظر — کافر اثر ہے یہ ترے کافر نگاہ کا

مین اور بدی کرون گا تمہاری کسی سے خیر — اچھا مزاج سمجھے تم اس خیر خواہ کا

رہتا نہین ہون آپ مین گر سادگی سے بھی — پوچھے کوئی پتہ ترے کوچہ کی راہ کا

کل جو رونے پر مرے ٹک ہیان اوسکا بہہ گیا — ولہ — ہنسکے یون کہنے لگا کچھہ آنکھہ مین کیا پڑگیا
سوزش دل کچھہ نپوچھو تم کہ ٹک سینہ پہ رات — ہاتھہ رکھتے ہی ہتیلی مین پہپولا پڑگیا
جو مرے بدگو ہین تم اونکو سمجھتے ہو بھلا — واہ وا مجھسے تمہین یہ برا اچھا پڑگیا

ولہ

جو دم لب پہ گھبرا کے آنے لگا — تو شاید مرا دل ٹھکانے لگا
نہ آنے کی جب مین سنانے لگا — وہ آئینہ مجھہ کو دکھانے لگا
مین روکر جو کہنے لگا درد دل — وہ منہہ پہیر کر مسکرانے لگا
یہہ جانا جب اوسنے کہ مرتا ہی یہ — تو ہر بات مین روٹھہ جانے لگا
منانا پڑا اور الٹا مجھے — محبت جو مین آزمانے لگا

ولہ

اس تری یاد فراموش نے بیہوش کیا — غیر سے یاد بدی ہمکو فراموش کیا
جام مے کی نہین اب ہمکو طلب ای ساقی — بس تری آنکھہ دکھائی ہی نے مدہوش کیا
دل کی کیا پوچھے ہی اک قطرۂ خون تہا ہمدم — سو غم عشق نے آتے ہی اوسے نوش کیا
کیون ہو حیران سے کیا آینہ دیکہا پیارے — کچھہ تو بولو کہ یہ کس نے تمہین خاموش کیا

ولہ

ترے بن اب جو مشکل ہی قرار ای فتنہ گر آنا — تو بیتابی سے پہر ہمکو ادہر جانا ادہر آنا
اگر سب کچھہ نہ اوسدم بہول جاتا ہون تو ہون کافر — مجھے جب یاد آتا ہی ترا ای عشوہ گر آنا
خدا جانے کدہر جاتے ہین ہم ہوکر زخود رفتہ — یہ کہنا جب کسی کا یاد آتا ہے ادہر آنا
خدا کیواسطے کچھہ فکر کر جلد اپنی ای جرأت — یہہ کچھہ اچھا نہین ہی غش پہ غش و دو دہہ آنا

شب وصل جو دیکھی خواب مین تو سحر کو سینہ فگار تھا
یہی بس خیال تھا دمبدم کہ ابھی تو پاس وہ یار تھا

جسے یاد اپنی لگایئے اوسے صاف دل سے بھلایئے
تک ادہر تو آنکھہ ملایئے یہی ہمسے قول و قرار تھا

مجھے ایک عاشق خستہ کی کہین قبر کل جو نظر پڑی
نہ کسی سے کوئی لگایئے جی یہ کھدا بلوح مزار تھا

ولہ

بصد آرزو جو وہ آیا تو یہ حجاب عشق سی حال تھا
کہ ہزار دل مین تھین حسرتین اور اوٹھانا آنکھہ محال تھا

جو چمن سے دور قفس ہوا تو مین اور اسیر ہوس ہوا
یہ جو ظلم ابکی برس ہوا یہی قہر اگلی بہی سال تھا

نہ کسی نے قدر کی جرأت اب کہے شعر گرچہ عجب عجب
جو نہونگے ہم تو کہینگے سب کہ بڑا یہ اہل کمال تھا

آنکھون کے آگے اوسکے تصور مین رات کو
سو بار ایک چاند سا آکر چمک گیا

آغوش مین خیال کے اتنا نہ تنگ لے
اے عندلیب پیرہن گل مسک گیا

ولہ

جو دل وحشت زدہ پہرتا تھا آوارا پڑا
کہتے ہین جرم محبت پر وہ کل مارا پڑا

صرف گریہ رات ہی کو دل جگر تو نے کیے
دن ابہی رونیکو ہے ای چشم تر سارا پڑا

ایکدن اوس برق وش کی دیکھی جو چشمک زنی
آج تک کانپے ہے گردون پر ہر اک تارا پڑا

ولہ

حسن ای جان نہین رہنے کا
پھر یہ احسان نہین رہنے کا

پردہ مت منہ سے اوٹھا نازنہا
مجھہ مین اوسان نہین رہنے کا

تو چلا اور یہ جی اس تن مین
کسی عنوان نہین رہنے کا

گل کو کیا روتی ہے تو اے بلبل
یہہ گلستان نہین رہنے کا

قطعہ

دلکی درخواست جو کی تونے تو یان / اب یہ اک آن نہین رہنے کا
آن کر اپنی امانت لے جا / پہر تجہے دہیان نہین رہنے کا
ہے کرے غم سے نہ گہبرا جرأت / اتنا حیران نہین رہنے کا

ابہی تو تمنے پردہ ہی مین اک عالم کا گہر گہالا / مجہے یہ فکر ہے صورت دکہاؤگے تو کیا ہوگا
نگاہِ شرمگین نے مجہکو مارا مین یہ دیکہون ہون / کہ جب سنمکہہ ہو تم آنکہین لڑاؤگے تو کیا ہوگا

ولہ

میرے اور اوسکے جو چہو ربط کیا کیا کچہہ نہ تہا / پر دل اوسکا پہر گیا ایسا کہ گویا کچہہ نہ تہا

ولہ

یون دل کو چہین لینا سیکہا ہی کس سی تمنے / ہرگز نہین کسی کو ڈہب یاد اس طرح کا
قاتل کی دیکہہ ابرو کیونکر نہ قتل ہون مین / خونریز تیغ ایسی جلاد اس طرح کا
دل ہے اسیر الفت دلدار اوس سی غافل / ہے صید کی وہ حالت صیاد اسطرح کا
جرأت کو دیکہہ غمگین کچہہ وہ سمجہہ کے بولا / مرجایے تو بہلا ہے ناشاد اس طرح کا

قطعہ

یہ پیغام کہنا مرا یار سے / اگر وان تو اسے نامہ بر جائیگا
ترے غم سے اک شخص ہی جان بلب / وہ بچ جائیگا تو اگر جایے گا
جو مانے تو مانے نہین تو نہین / گزرنا ہے جو کچہہ گزر جائیگا

۵لہ یعنی خانہ خراب کیا ۱۲

وله

مجہہ کو ہوا یہ خاک نشینی سے فائدہ | تہا دل کے آئینہ پہ جو کچہہ زنگ اُڑ گیا
محظوظ سیر باغ سے تو ہووی کسطرح | گلشن مین گل کا آگے ترے رنگ اُڑ گیا
پرواز کا جو قصد کیا مرغ روح نے | اک دم مین آہ سیکڑون فرسنگ اُڑ گیا

وله

جب تلک دل نہ لیا تہا تو کبہی آتا تہا | دل کے لیتے ہی وہ خود کام ہمین بہول گیا
محو ہے اپنے ہی ایسا وہ رخ و زلف پہ یار | صبح گر یاد کیا شام ہمین بہول گیا

وله

کوئی جہان مین مجکو بہی مُنہ لگاتا آہ | برنگ نے مرے نالو مین گر اثر ہوتا
پوچہہ شیخ کہ دل کیونکہ لے لیا اوسنے | بتاتے تجہکو جو اس دم وہ عشوہ گر ہوتا

وله

کیون اوٹہہ چلا جہان سے دل زار کیا ہوا | بیٹہے بٹہائے تجہہ کو یہہ آزار کیا ہوا
ای شوخ تیرے کوچہ مین دل تہا اک شخص | ہر دم کراہتا تہا وہ بیمار کیا ہوا
ٹک در تک اپنے جاکے اسیرونکی لے خبر | یہ شور سا ترے پس دیوار کیا ہوا
رونا وہی ہے اور نہین اک قطرہ ہمین خون | کیا جانین تجہہ کو دیدۂ خونبار کیا ہوا

جرأت کرے ہی کس لیے تو نالہ و فغان
کیون ضبط چہٹ گیا تجہے ای یار کیا ہوا

وله

کس بیوفا کے دام مین جا مبتلا ہوا | تڑپے ہی آج ہای مرے دل کو کیا ہوا

ای خضر کسطرح سے تو جیتا ہی ابتلک
اتنی ہی زندگی سے مرا جی خفا ہوا

سنتے ہی نام اوسکی جدائی کا مر گیے
ون ہجر کا نہ دیکھنے پایے بھلا ہوا

جرأت کو قتل کرکے پشیمان کیون ہی تو
ظالم وہ اپنے جی سے گیا تجھکو کیا ہوا

عشق کب یار مجھہ سے چھوٹ گیا
صبر ناچار مجھہ سے چھوٹ گیا

آج گھیرا ہی تھا اوسے مین نے
کرکے اقرار مجھہ سے چھوٹ گیا

ق

یہی کہتا ہون جب سے ای جرأت
کوچہ یار مجھہ سے چھوٹ گیا

کس بیابان مین آہ لاے نصیب
گل و گلزار مجھہ سے چھوٹ گیا

یا وہین کا ہو رہیگا یا عدم کو جائیگا
پھر نہین پھرنیکا اوس کوچہ مین اجب جائیگا

گلشن گیتی مین جو آویگا کیا پاویگا یان
غنچہ سان کچھہ اور اپنی گانٹھہ کا کھوئیگا

میری وحشت کا کرو چرچا اے اہل جہان
مجھہ کو خطرا ہے کہ تمکو بھی جنون ہو جائیگا

عاشقی کا ہم سے چھٹنے کا نہین ہرگز خیال
ناصحا جاوی تو جا وے جی نہ یہہ تو جائیگا

ولہ

گر سرگزشت میری اوس سے نہ تو کہیگا
یہ بوجھہ تیرے سر اے نامہ بر رہیگا

جاتے ہین ہم تو لیکن آکر کرینگے مجرا
گر اس طرح سے کوئی تیرے ستم سہیگا

طفلی مین کہتے تھے سب مجکو کہ یہہ قیامت
عاشق مزاج ہوگا جیتا اگر رہیگا

ولہ

عاشقی جرأت نکر ناحق نہ جی کو غم لگا
ربط کر سب سے بہت پر دل کسی سے کم لگا

ولہ

بن ترے کیا کہین کیا روگ ہمین یار لگا
ڈر لگے نام لیے جسکا وہ آزار لگا

کہیے کیونکر نہ اوسے بادشہ کشورِ حسن
کہ جہان جا کے وہ بیٹھا وہین دربار لگا

آنکھہ لگتی نہین جرأت مری اب ساری رات
آنکھہ لگتے ہی یہ کیسا مجھے آزار لگا

دلِ مضطر یہ کہے ہی وہین لیچل ورنہ
توڑ چھاتی کے کواڑون کو نکل جاوُنگا

مین ہون خورشید سر کوہ یقین ہی وہ ماہ
آئیگا بام پہ تب جبکہ مین ڈہل جاوُنگا

مشورہ کر کے یہ دل کوچۂ جانان کو چلا
عزم تو لانے کا کیجو مین مچل جاوُنگا

تو گرفتار محبت ہون مری وضع سہی تم
اتنا گہبراوُ نہ پیارے مین سنبہل جاوُنگا

ولہ

ہون وہ چندان اس فلک کی ظلم رانی سے خفا
وہ خفا مجہسے مین اپنی زندگانی سے خفا

وہ اوٹہاتا ہے گلی سے اور مین اوٹہہ سکتا نہین
ابتو جی ہونے لگا اس ناتوانی سے خفا

ولہ

تہی نہین دیر وہ سب محفل مین اوسکی شوخیان
لیگیا دل سبکے وہ اور سب سے شرماتا رہا

کچہہ نصیحت نے نکی تاثیر گو اک عمر تک
مجھکو ناصح اور مین اس دل کو سمجہاتا رہا

دردِ دل کہتا ہون وہ سچ تو وہ سمجہی ہی دروغ
راست گوئی کا تو دنیا سے یقین جاتا رہا

قطعہ

دیکھہ غمگین مجہسے پوچہی ہی وہ آپ ہی ہنسکر
تو نے دل جسکو دیا ہی وہ ستمگار ہی کیا

دلکو تہامے ہوے چپکا سا ہی کیون کہہ منہ سے
جرأت اب بات بہی کرنا تجہے دشوار ہی کیا

گرچہ دن رات مین اک مجمع خوبان مین رہا | پر خدا جانے کہ کس حسرت و ارمان مین رہا

مر گیا کل ہی جرات بیمار
تو عیادت کو اوسکی آج آیا

ولہ

آہ جب کوچۂ جانان ہی مین جانا نہ رہا | تو کہان جائین کہ جانے کا ٹھکانا نہ رہا
کئی دن منہ سے نبولے پہ نہ کی اوسنے بات | اور کیا کیجیے اب کوئی بہانا نہ رہا
تہی یہ خواہش کہ کرے ہمیشہ ترحم کی نظر | سو وہ اب قہر سے بہی آنکھ دکہانا نہ رہا

ولہ

سن کے مین عزم سفر مر ہی گیا | تم تو گہر سے گیے یان گہر ہی گیا
اب کہان حرف و حکایت ہے بہم | عمر گزری کہ وہ دفتر ہی گیا
ظلم سہنے کا مزہ جبکہ پڑا | پاس سے تب وہ ستمگر ہی گیا

ولہ

قاصد جو وہ پوچھے تو یہی کہیے کہ اوسکو | ہی دہیان وہی آپ نے جس دہیان مین چہوڑا
رحمت ہی ابہی جوش جنون تجہکو کہ تونے | جہگڑا ہی نہ کچہہ دست و گریبان مین چہوڑا

ولہ

تجہکو ہم اسلیے کہتے تہے کوئی دم مت جا | چل بسے ہم نہ ترے چلتے ہی چلتے دیکہا
اوسکا بیمار نہ نکلا کبہو باہر جرات | گہر سے تابوت ہی آخر مین نکلتے دیکہا

ولہ

اگرچہ دل کے بہلانے کو مین کس جا نہین جاتا | ولے جو دہیان ہی دل کو سو وہ اصلا نہین جاتا

ٹپک پڑتا ہے آنسو بزم خوبان مین جو جاتا ہون
غرض جبتک مجھے ڈر تھا سو وہ ٹپکا نہین جاتا

نوا سنجی سے دل لبریز ہے مجھہ محو حیرت کا
برنگ بلبل تصویر پر بولا نہین جاتا

جو سودائی سا تکتا ہون مین اوسکی زلف کے خم کو
تو پیچون مین گھسے ہے تجھسے یہ سودا نہین جاتا

تماشا ہے کہ وہ پاس اپنے بٹھلاتا نہین ہمکو
اور اوس سے ٹک جدا بیٹھین تو پھر بیٹھا نہین جاتا

سبب ہے بیقراری دلکو وصل و ہجر مین یکسان
خدا جانے یہ کیا سمجھا ہے کچھہ سمجھا نہین جاتا

گیا مین جان سے جسکی قدمبوسی کی خواہش مین
وہ بعد از مرگ بہی ٹک لاش کو ٹھکرا نہین جاتا

کہے گر کوئی مرتا ہے ترا بیمار جا اوس تک
تو کیا شوخی سے کہتا ہی وہ بی پروا نہین جاتا

قفس کو ہمصفیرو کر دکھاتے رشک گلشن ہم
ولے ناطاقتی سے کیا کرین تڑپا نہین جاتا

ترے بن دیکھے جرات کی یہ حالت ہوگئی ہے غم
کہ اپنے سے تو اوسکو پھر نظر دیکھا نہین جاتا

ولہ

شکوہ کیا کیجے ناتوانی کا
کھو دیا لطف زندگانی کا

صبح پیری کا گر نہوتا خوف
تب مزہ تھا شب جوانی کا

دیگیا ہے چلتے وقت دلبر داغ
مین تو بندہ ہون اس نشانی کا

ولہ

طائر قبلہ نما کی طرح ای صید افگن
آگیا وجد مین وہ جسکے ترا تیر لگا

جرات انبوہ ہو درکار اگر بعد فنا
دیکھو اوسکی مرے تابوت مین تصویر لگا

کیا اوس گھر مین چرچا جسنے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اوسکی جان پر اس بیقراری کا

ولہ

اوٹھا جو کوی تبان سے تو پہر خدا جانے
کہ مین چلا تھا کدہر بیخود اور کہان پہنچا

برنگ تازہ بیابان مین گل کہلے قاتل
ترے جو زخم نصیبون کا کاروان پہنچا

ولہ

دم کا ہے کیا بہروسا کب تک رکا کریگا
اے دل ترا تڑپنا کیا جانے کیا کریگا

تجھہ سا جو کوی تجھہ کو ملجائیگا تو باتین
میری طرح سے تو بہی چپکا سنا کریگا

ولہ

تجھے کیا دیکھون اے خورشید عالم
کہ عالم یان تو جون شبنم ہے میرا

ہوا بڑہنے سے درد دل کے ظاہر
کہ جینا کچھہ بہت اب کم ہے میرا

اولجہہ پڑنے کو جی ہر ایک سے ہے
مزاج اوس بن یہ کچھہ برہم ہے میرا

قطعہ

زراہ لطف گر وہ شوخ مجھہ کو
کبھی کہتا ہے تو ہمدم ہے میرا

تو پہر یہ بہی جتا دیتا ہے واین
نجانا اس پہ یہ بہی دم ہے میرا

ولہ

کیون نہون حیران تری ہر بات کا
حسن مرقع ہے طلسمات کا

ہم نہ ملین تم سے تو نکلے ہی جان
اور تمہین عالم ہے مساوات کا

شیخ جوان ہوگا تو پی دیکھہ اسے
شیشہ مین پانی ہے کرامات کا

بات نئی سوجھے ہے جرأت تجھے
مین تو ہون عاشق تری اس بات کا

بہہ گیا جون شمع تن سارا اگر اچہا ہوا
رت کے رونے سے چہٹے ای چشم تر اچہا ہوا

میرے مرنیکی خبر سنکر لگا کہنے وہ شوخ
دل ہی دل مین اپنے کچہہ کچہہ سوچ کر اچہا ہوا

بیخودی مین اوٹہہ چلے تہے ہم کہین سو آرہے
تیرے ہی کوچہ مین رستہ بہول کر اچہا ہوا

تہا یہی ڈر کا خدا جانے کہ کیا لاوے پیام
جاکے وان سے جو نہ آیا نامہ بر اچہا ہوا

ولہ

لگیے دل کو پہر اوسکا گزارا نہوا
حیف ہم اوسکے ہوے پر وہ ہمارا نہوا

سچ کہا ہے کہ تجلی کو نہین ہے تکرار
وصل قسمت مین مری اوسکا دوبارا نہوا

قطعہ

کہون داستان مین گر اپنی اور اوسکی
تو حیران ہو سنکے اپنا پرایا

کہ پہلے کی اظہار خود اوسنے الفت
نہ آیا تو سو بار گہر سے بلایا

جتائین وہ باتین جنہین سحر کہیے
دکہایا وہ عالم کہ وحشی بنایا

رکہی سب بے تکلف ملاقات چندے
بمنت مجہے پاس پہرون بٹہایا

کسی کا نہ اک حرف خاطر مین گزرا
اوسے گرچہ لوگون نے کیا کیا پڑہایا

لگاوٹ یہ کچہہ کرکے پہر کیا غضب ہے
مرا لگ گیا دل تو پردہ لگایا

ولہ

بگاڑا اپنی ہوا قسمت کا تب سے
تجہے جب دست قدرت نے بنایا

ہوی قسمت مین آخر تلخی مرگ
مزہ یہ زیست نے اچہا چکہایا

عجب صحرا مین جرات ہم ہوے گم
کہ جوئندہ نے نقش پا نہ پایا

دل سے کب چھٹتے ہی وہ تیر نگہ پار نہ تھا | تا لب زخم جگر بہی لب سوفار نہ تھا
رات جبتک مرے پہلو مین وہ دلدار تھا | دل کو مجھسے مجھے کچھ دل سے سروکار نہ تھا
کل تو بیمار کو تھا تیرے نہ بستر پہ قرار | آج بستر تھا فقط اور وہ بیمار نہ تھا
سب سے خلطہ تھا کل اور مجھسے نہ کی بات بہی واہ | منہ اودہر کیجو مین ایسا تو گنہگار نہ تھا
کرکے وہ تیغ زنی مجھپہ ہوا چین بجبین | یعنی یہ قتل بہی کرنے کے سزاوار نہ تھا
غنچہ ساں دفتر حسرت لیے ہم پاس سے چلے | سو زبان منہ مین تہین لیکن لب اظہار نہ تھا

ولہ

خستگی پر تو جو نازان ہے بگلشن ای صبا | چل تو آباد نہین ترے اہمن ہے دامن ای صبا

ولہ

دوستی ڈہونڈہون ہون اوس سے جو ہے دشمن جان کا | آہ مین حسرت زدہ کشتہ ہون اس ارمان کا
پہر کہو سوتے مین کیون بوسہ لیا تو نے مرا | گو ہے تہمت پر مزا کیسا ہی اس بہتان کا
میرے افسانہ پہ یون چتون بنا بیٹھے ہے وہ | ذکر جیسے کوئی سنتا ہے کسی انجان کا

ولہ

پوچھ اوسکی مت خبر جسے ناصح سیے تہا تو | وہ دہجیان اوڑا یہ گریبان ہے دوسرا
وادی عشق مین ہمین برسون یونہین کٹے | اک دشت طے کیا کہ بیابان ہے دوسرا
آئینہ جب وہ دیکھے تو کہتی ہین چتونین | سچ ہے کہ ہم سا کب کوئی انسان ہے دوسرا
ہے طرفہ جان و دل کا دم اضطراب حال | روکین جو ایک کو تو گریزان ہے دوسرا
وہ رک کے اوٹھ چلا تو اوسے کیونکہ روکیے | اک دست ہے بدل بگریبان ہے دوسرا

ولہ

اب نہ ٹھہرگی زمین اے شوخ پرفن زیرپا
تو دلِ مضطر کو مل جا وقت رفتن زیرپا

چین با برو ہوکے دیکھا مُڑکے کس انداز سے
آگیا سہواً جو میرے اوس کا دامن زیرپا

گل دلِ پرخون کی اپنے اوس سے جو پوچھی خبر
غنچۂ گل کو لگا ملنے وہ پرفن زیرپا

ولہ

بنا دانی نہ کریان فکر منعم گھر بنانے کا
کہ ہے یہ رہگزار دہر رستہ آنے جانے کا

کرین وان قصد کیونکر اضطراب دل جتانے کا
کسی صورت نہو مقدور جس جا لب ہلانے کا

کسی کا وقت آپہنچا جو آنا ہے تو آپہنچو
لگی ہچکی نہین ہے وقت اب عرصہ لگانے کا

یکایک پھر گئی یون ہم سے چشم یار ہے ظالم
یہ سچ ہے دمبدم ہے رنگ کچھہ اور ہی زمانے کا

جو آنکھین تمنے پھیرین تو دل اپنا ہم بھی پھیر لینگے
جو الفت ہی نہین تب فائدہ ایذا اوٹھانے کا

ولہ

یہ وفا کی مین سنے تسپر مجھے کہتے بیوفا ہو
مری بندگی ہے صاحب یہ ملا خطاب اُلٹا

مرے سوسوال سنکر وہ رہا خموش بیٹھا
نہین یہہ بھی کہنے کو اب کہ دیا جواب اُلٹا

قطعہ

حضرتِ دل نہ کسی پر مریے
بات یہ دھیان مین ٹک لایئے گا

ورنہ دیکھو مین کہے دیتا ہون
مرتے مرتے یونہین مرجائیگا

ناصحو آپ مین جرات نہ رہا
اب سمجھہ کر اسے سمجھایئے گا

بستر پہ گر نہ تیرا بیمار گھر سے نکلا
نکلا تو اوسکا تابوت ای یار گھر سے نکلا

کل اضطراب دل سی وحشت زدہ مین بن بن		سو بار گھر مین آیا سو بار گھر سے نکلا
کر وردسر کا حیلہ نکلا نہ شب تو دن کو		ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر مکار گھر سے نکلا
	ولہ	
اک آہ کھینچ لے اوسکا جو ہمنے نام لیا		گرا تھا عرش سے زمین پر خدا نے تھام لیا
	ولہ	
دل لگے لگی جب سے جی تن سے ہمارے نکلا		دل لگانیکا تھا ارمان سو بارے نکلا
غرق ہو بحر محبت مین جو ہے طالب یار		کہ نہ موتی کبھی دریا کے کنارے نکلا
	ولہ	
فصل گل آئی گیے صحن چمن مین ہر سال		موسم باغ جوانی جو گیا پھر نہ پھرا
واسطے دل کے دھڑکتا ہے کلیجہ ای وائے		کہ وہ میرا خفقانی جو گیا پھر نہ پھرا
	ولہ	
افتادگان خاک کے سر پر جو آگیا		اٹکھیلیوں سے آکے وہ ٹھوکر لگا گیا
عیاری اوسکی دیکھیو لڑکر چلا تو بس		پھر جاتے جاتے آنکھ وہ مجھسے لڑا گیا
عاشق کے بعد مرگ یہ بیدرد نے کہا		یہ جان سے گیا تو گیا اپنا کیا گیا

اشعار سن وہ آئینہ رو میرے بول اوٹھا
جرأت یہ گفتگو تو ہمین سے اوڑا گیا

	ولہ	
رشک اوس پہ غضب گردش افلاک نے کھایا		کاوا جو ترے توسن چالاک نے کھایا
ابرو کو ہلا اوسنے جو کی ایک نگہہ تیز		یہ تیغ پہ بھالا دل صد چاک نے کھایا

یارانِ گزشتہ کی کہانی رہی جرأت
ساتھ اپنے جو کہانی تھی اونہین خاک نے کہایا

ولہ

پھر اوٹھ سکا نہ جبکہ ترا خستہ پا گرا … جون نقش پا وہین کا ہوا بس جہان گرا
یہ ضعف و لاغری ہے کہ دم مین ہزار بار … اپنی نسیم آہ سے مین ناتوان گرا

ولہ

اپنی بیخوابی کی باتین جمع ہوتے ہوتے آہ … نیند اوڑا دینے کا اک اچھا فسانہ بن گیا
ہاے اتنی بھی تسلی کوئی دیتا نہین … اوسکو لے آتے ہین ہم یا نیتک جولانا بنگیا

ولہ

پابوس میسر نہین ہیہات ہمین اب … وہ چوری چھپے کی بھی ملاقات نہین اب

جرأت نہ شبِ وصل کو کر یاد تو ہر رات
ویسی تری قسمت مین کوئی رات نہین اب

ولہ

گلی مین اوسکی لے چل ہمنشین اب … نہین لگتا ہے دل میرا کہین اب
قسم مت کہاؤ جہوٹی تمکو پیارے … جو کچھ آگے تھی الفت سو نہین اب

ولہ

بعد مدت کے جو گھر اوسکے ہمین لائے نصیب … بات کرنا بھی نہ قسمت مین ہوا ہاے نصیب
زرد فرقت ہے سدا شومی طالع سے یہان … ایسی قسمت کو لگے آگ یہ جل جاے نصیب

ولہ

منفعل کیونکہ نہون اوسکی مین اس حال سی خوب
بعد بوسہ کے وہ منہ پوچھے ہی رومال سے خوب

یہ بھی شوخی ہی کہ پوچھے ہی ترا حال ہے کیا
باوجودیکہ وہ آگہ ہے مرے حال سے خوب

جو ہون مشتاق اونہین پر در گلزار ہو بند
نکلی گلشن مین نئی رسم یہ اس سال سے خوب

نکلے اب حلقۂ غم سے کہ اوڑایا ہم نے
یا نو پٹے کا ڈھب اوس شوخ کی خلخال سے خوب

بل بے چہرہ کی صفا مردمک چشم کا عکس
پڑتے ہی منہ پہ نظر آنے لگا خال سے خوب

ولہ

غم فراق سے کٹتی ہے یون ہماری رات
کہ لوگ دیکھتے ہین دست و پا کو ساری رات

شب فراق کٹے کس طرح سے ای جرأت
یہ رات وہ ہے کہ کہتے ہین جسکو بھاری رات

ولہ

ناتوانی مین بجز سایہ نہین کوئی رفیق
وہ بھی مجھ بن جو چلے ایک قدم کیا طاقت

ضد سے غیرون نے کہا ہے نہ اسی باور کر
چاہین گے تیرے سوا اور کو ہم کیا طاقت

جو طلسم آینۂ دل مین عیان ہے جرأت
سیر دکھلائے جو یہ ساغر جم کیا طاقت

ولہ

جادو ہے نگہ جیب ہے غضب قہر ہے مکھڑا۔ اور قد ہے قیامت
غارت گر دین وہ بت کافر ہے سراپا۔ اللہ کی قدرت
اٹھکھیلی ہے رفتار مین گفتار کی کیا بات۔ ہر بات جگت ہے

اور رنگ رخِ یار سے ہے گویا کہ بہبھوکا ۔ پہرتی ہے پہ ملاحت
ہین بال یہ بکھرے ہوے مکھڑے پہ دہواں دہار ۔ جون دود شعلہ
حسنِ بتِ کافر ہے خدائی کا جہمکڑا ۔ ٹک دیکھیو صورت
ابرو فنِ خونریزی مین ہین اوسکی غضب طاق ۔ شمشیر برہنہ
آنکھون کا یہ عالم ہے کہ آنکھون نے نہ دیکھا ۔ افسون ہے اشارت
کان ایسے کہ کانون سے سُنے ایسے نہ اب تک ۔ نہ آنکھون نے دیکھے
بالے کے تصور مین مجھے گھیرے ہے گویا ۔ اک حلقۂ حیرت
دل خون کرے وہ دست حنا بستہ پہر اوس مین ۔ سمرن کی پہبن ہاے
ہے وضع تو سادی سی یہ کیا کیا نہین پیدا ۔ شوخی و شرارت
گلشن مین پہرے ٹک تو وہین آتش گل کی ۔ گرمی سے عرق آے
ہر گام پہ چلنے مین کمر کہاے ہے لچکا ۔ اللہ رے نزاکت
ہے عشوہ و انداز و ادا ناز و کرشمہ ۔ اور گرمی و شوخی
ہر عضو پہ آنکھ اٹکے وہ کافر ہے سراپا ۔ اک موہنی مورت

ولہ

بوی گل تا بہ قفس لا کے صبا یوں چپ ہی کیا
مین نے کب بزم مین دیکھا بہ نگاہِ حسرت

جان بلب مرغ گرفتار ہوا کس باعث
مجھہ پہ برہم وہ ستمگار ہوا کس باعث

مرضِ عشق مجھے آپ وہ دے کے جرأت
پوچھتا ہے کہ تو بیمار ہوا کس باعث

ولہ

کل تم نہ تھے تو رات تھی پیارے بلا طویل | اب ہو تو دیکھ لیجیو دم مین سحر ہے آج

جرائت کچھ آپ مین نظر آتا نہین ہے تو
کیون خیر تو ہے تجھ کو ہوا کیا کدھر ہے آج

ولہ

مرہم بزیر کونسا ہے گھاؤ جو نہین | پر ایک زخم تیغ زبان کا نہین علاج
آنکھین طبیب پھیری ہی نبض اپنی دیکھکے | یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج

اب وصل ہے تو ہجر کا دھڑکا لگا ہے تجھے
جرائت کچھ اس تیرے خفقان کا نہین علاج

ولہ

ہر چند بھرے ہے دل مین ہزارون ہین گلے پر | کیا کہیے کہ کھلتا نہین منہ وقت ملے پر

کس منہ سے بیان کیجیے وہ لطف کہ جرأت
دشنام جو وان ملتی ہین اک آنکھ ملے پر

یہہ دل کی تپش سے ہے قلق جان حزین پر | گویا کہ کوئی دیدے ٹپکتا ہے زمین پر
جس نور کے بقعے کو مہ و خور نے نہ دیکھا | کم بخت یہہ دل لوٹے ہے اوس پردہ نشین پر
چھڑکے ہے نمک زخم جگر پر کوئی اے شوخ | کاش آنکھ نہ پڑتی تری حسن نمکین پر
ہر دم کی اوٹھا کون سکے رنجش بیجا | اسواسطے ہر پھر کے یہہ غصہ ہے ہمین پر

ولہ

مقام اسکا آخر کو زیر زمین ہے | پڑا ہے یہہ لشکر جو سارا زمین پر

زمین پر سے زیر زمین کچھہ تو لیجا
نہ سمجھو اسے آسمان یہ کسی سے
کہ آنا نہین پھر دوبارا زمین پر
عجب طرح کا جال مارا زمین پر

قطعہ

یہ زیر زمین سے سنا شور ہمنے
کہ غافل نہین خوب یہ چال چلنا
قدم زور سے ٹک جو مارا زمین پر
کبھی اپنا بھی تھا گزارا زمین پر

جو رہنے دے کوچے مین اپنے وہ جرات
تو ہے لوٹنا وان گوارا زمین پر

ولہ

دور سے کل ہمنے اوسکی آستان کو دیکھکر
رو دیا کن حسرتون سے آسمان کو دیکھکر

ولہ

دل ہمنے دیا ہے تجھے دلدار سمجھکر
ٹک تو بھی ہمین دیجیو آزار سمجھہ کر

ولہ

بھلا دیکھین یہ کن انکھون سے کیون جی
گیا وہ دل بھی پہلو سے کہ جس کو
چلی جاتی ہے تو اے عمر رفتہ
کسیکو دیکھنا ہمکو دکھا کر
کبھی روتے تھے چھاتی سے لگا کر
یہ ہم کو کس مصیبت مین پھنسا کر

نہین منہہ سے نکلتی اوسکے کچھہ بات
کسی نے کیا کہا جرات سے آکر

اب خاک تو کیا ہے دل کو جلا جلا کر
یہ بھی کوئی ستم ہے یہ بھی کوئی کرم ہے
کرتے ہو اتنی باتین کیون تم بنا بنا کر
غیرون پہ لطف کرنا ہمکو دکھا دکھا کر

جرائت نے آخر اپنے جی کو بہی اب گنوایا
ان ہمرو توں سے دل کو لگا کر

نہ جی کو دلکی خبر ہے نہ دلکو جی کی خبر
ترے بغیر کسی کو نہین کسی کی خبر
وہ شکل دیکہتے ہی محو ہو گیا ایسا
نہ اوسکو اپنی خبر ہے نہ آرسی کی خبر

ولہ

ترے خیال مین دونون جہان سی ہم گذرے
نہ اس جہان کی خبر ہے نہ اوس جہان کی خبر
مثال شمع کرین سوزِ دل بیان کیا خاک
زبان رکہتے ہین لیکن نہین زبان کی خبر
خدا ہی جانے مرے جان و دلپہ کیا گزری
نہ اوس مکین کی خبر ہے نہ اوس مکان کی خبر
ہوے ہین ایسے بلا مین اسیر ہم کہ ہمین
نہ کچہہ زمین کی خبر ہے نہ آسمان کی خبر

ولہ

اوس بیوفا کے در پہ مین سر مار مار کر
جب اوٹہہ چلا تو گہر مین وہ بولا پکار کر
جب دیکہون اوسکو تب یہی کہتا ہے جوشِ عشق
دل کیا دیا ہے جان بہی اسپر نثار کر
اوس بدگمان کو تو بہی نہ الفت کا ہو یقین
رکہہ دیجے اوسکے آگے اگر سر اوتار کر

جرائت ترے بغیر جگر اپنا تہام کر
رہ جاۓ ہے جو بولے ہے کوئی پکار کر

ولہ

بیمارِ غم کا تیرے ہے حال جاں حیرت
اک جنبشِ مژہ سے ہے دو دو پہر کے اندر
روتا ہون درد دل سے گر مین تو پہر وہ مجہکو
کہتا ہے جیتوں مین ہو تم نظر کے اندر

ولہ

ملجاؤ کچھ ہمین نہین تنہا ترنگ پر | نامِ خدا ہو تم بھی تو کیا کیا اُمنگ پر

ولہ

ہم اس طرح رہے یارانِ رفتگان سے دور | غریب جیسے کوئی رہ جاوے کاروان سے دور
ذرا تو بیٹھیے نزدیک گر کہون اوس سے | تو کس ادا سے وہ کہتا ہے چل ہو یہان سے دور

قطعہ

گھبرانے سے تمہارے یہ ظاہر ہے اک آپ | بیٹھے تو میرے پاس ہین ای مہربان پر
جانا کہین ہے اور بھی تقصیر ہو معاف | جو دل مین ہے تمہارے سو اپنی زبان پر

قطعہ

ہو بصد رنگ شگفتہ لبِ دریا وہ باغ | ہر روش جس مین کہ بس لطف بہار آیے نظر
چار سو نغمہ سرائی مین ہون مرغانِ چمن | شاخ در شاخ عجائب گل و بار آیے نظر
موج دریا اودہر اٹھکھیلی کی چالین دکھلاے | اور ادہر رقص کنان باد بہار آیے نظر
ہووے اطراف سے گھنگھور گھٹا گھر آئی | کوند بجلی کی ہوا اور پڑتی پھہار آیے نظر
اک طرف مور منڈیرون پہ کرین کیا کیا شور | اک طرف ابر مین بگلون کی قطار آیے نظر
گردشِ جام ہو جیون گردشِ چشمانِ بتان | ہاتھ مین مطربِ سرخوش کے ستار آیے نظر
لب بلب سینہ بسینہ جسے چاہین وہ ہو | گلشنِ زیست کی تب ہمکو بہار آیے نظر

ولہ

سب چلے تیری آستان کو چھوڑ | بدزبان اب تو اس زبان کو چھوڑ
مت اُٹھا یار تیرے کوچہ مین | آن بیٹھا ہون دو جہان کو چھوڑ

صحبت است کب ہو کج سے برار
تیر آخر چلا کمان کو چھوڑ

گر جوانی یہ رسم جرأت کی
بس غم عشق اس جوان کو چھوڑ

ہے یہ گل کی اور اوسکی آب مین فرق
جیسے پانی مین اور گلاب مین فرق

لاکھہ گالی کہی ہے کم ست دسے
مین گنون گا نہو حساب مین فرق

آنکھہ جب سے کھلی نہ دیکھا کچھہ
زندگانی مین اور حباب مین فرق

کیونکہ جرأت ہو شیخ تجسا کہ ہے
پیری اور عالم شباب مین فرق

درد فراق سے ہے یہ بہتر کہ آئے مرگ
کردے چراغ عمر کو گل ای ہوائے مرگ

کہتے ہین زندگی جسے اک انتظار ہے
آئے ہین سب عدم سے جہانمین برائے مرگ

ولہ

نیرنگ محبت نے یہ اپنا تو کیا رنگ
دیکھے کوئی چہرہ کو تو ہر دم ہے نیا رنگ

جب چہرہ پہ میرے نہ رہی نام کو سرخی
تب ہنسکے کہا اوسنے کہ لو اب تو کھلا رنگ

ولہ

سخت گھبرائے ہے اب کسکی ملاقات سے دل
اوٹھہ گیا یار کے اوٹھہ جاتے ہی سب بات سے دل

کس خرابی سے ہوئی صبح نپوچھو یارو
کیا کہون ہائے کہ کہنے مین نہین رات سے دل

کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی بکنا پہرون
کیون نہ بہر اوسکا ہو کے سن کے مرے حالات سے دل

بولون گر اوس سے تو جھنجھلا کے کہے ای جرأت
تو نہ کر بات کہ رکتا ہے تری بات سے دل

ٹک جو پردہ مین جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم
اور چھٹک سی میرے دل کو لگا جاتے ہو تم

آپ کے ہون حکم مین یا تنک کہ شکل نقش پا
جز فنا اوٹھتا نہین جس جا بٹھا جاتے ہو تم

روز و شب تا مجھہ مین اور دل مین ہی جنگ و جدل
چلتے چلتے اس لیے آنکھین لڑا جاتے ہو تم

شکل برق آمد دکھا کر اپنی پھر چتون مین آہ
مجھسے کہتے ہین قیامت تلملا جاتے ہو تم

کھل گیا ہے خوب تم پر بھی مرا حال زبون
ایک دو دم کے لیے پھر کیون بہلا جاتے ہو تم

آپکے جانے سے کافر ہون جو کچھہ رہتا ہو ہوش
ایسی بیہوشی کی دارو کچھہ پلا جاتے ہو تم

مین تو حیران ہون کرون کیونکر کنارہ تمسی جان
سامنے ہوتے ہی بس دل مین سما جاتے ہو تم

پوچھتے ہو قبر پر پڑھتے ہین کیون کر فاتحہ
یہ ہمین در پردہ مرجانے کو فرماتے ہو تم

ولہ

دل جگر جان غم عشق مین کھو بیٹھے ہم
بیکسی دیکھیو کس طرح سے ہو بیٹھے ہم

رونا آتا ہے ہمین رونے پہ اپنے یارو
یان تلک روئے کہ آنکھون کو بھی رو بیٹھے ہم

نہ ملا عشق کے دریا کا کہین تھل بیڑا
پہلے ہی موج مین گھر بار ڈبو بیٹھے ہم

دوڑ دوڑ آنا ہمارا تمھین بد لگتا تھا
اب نہ آوینگے میان خوش رہو لو بیٹھے ہم

ولہ

جو راہ ملاقات تھی سو جان گیے ہم
ای خضر تصور ترے قربان گیے ہم

ولہ

فراق یار مین کیا آنا جانا سانس کا کہیے
کلیجے پر سدا کھینچا کیا کرتی ہین آرے ہم

کسے ہی یون دل مضطر سی اوس بن جان غمدیدہ
چلو تم رفتہ رفتہ آتے ہین پیچھے تمہارے ہم

نہ مانی دل نے اپنے اور نہ ہمنے بات ناصح کی
ہمین کہہ کہہ کے ہارا وہ اسی کہہ کہہ کی ہارے ہم

نہ کہیے غیر سے آنکھوں میں کچھہ لو ہم ہوئے رخصت — نہیں نادان ایسے سب سمجھتے ہیں اشارے ہم

ولہ

تنگ آئے ہیں الفت کی پیچ و تاب سے ہم — جو مٹیں تو چھٹیں آہ اس عذاب سے ہم

خدا کیواسطے سینہ کو کوئی چاک کرو — کہ جان بلب ہیں اب اس دل کی اضطراب سے ہم

ثواب ہے جو یہ کیجے کسی کا خوش کرنا — تو وہ کہے ہے کہ باز آئیے اس ثواب سے ہم

گلی میں جائیے بن اوسکے یہ دل نہیں رہتا — کہاں تلک کہیں اس خانمان خراب سے ہم

جو دیکھنے کو ہماری وہ دیکھے ہی جرائت — تو آنکھہ اپنی چورا لیتے ہیں شتاب سے ہم

جاتے دنیا ہی سے پر اوسکے نہ گھر جاتے ہم — دل کے لگجانے سے بہتر تھا کہ مرجاتے ہم

جوں صبا بار تری بزم میں پاتے تو بھلا — اک دم سرد تو وان آن کے بھر جاتے ہم

پوچھہ کر ہمسے حقیقت وہ نہیں پوچھتا بات — راز دل کہتے نہ کاش اوس سے مکر جاتے ہم

گر ٹھہرتی ترے آنیکی دم نزع تو جان — سے چلتے چلتے کوئی دم اور ٹھہر جاتے ہم

مار ڈالتا وہ نگاہوں میں نہ چاہت اپنی — اوسکے گر آنکھہ دکھانے سے نہ ڈر جاتے ہم

ولہ

ضعف سے اب تو یہ حالت ہی کہ در سے اوسکے — گر اٹھا یا تو ہوئے ہم پس دیوار تمام

آیا اس گرمی سے وہ محفل خوبان میں کہ سب — ہو گیے غرق پسینے میں طرحدار تمام

ترے بیمار کا ہو بچنا یہ مرض دور دراز — ہوئے مرنیکے قریب اوسکے پرستار تمام

درد دل ضعف جگر جانکنی و خستہ تنی — تیرے عاشق پہ ہوئے ختم یہ آزار تمام

اب یہ حالت ہی کہ کہتے ہیں سب اوسکے غمخوار — یاالٰہی کہیں جلدی ہو یہ بیمار تمام

ولہ

گالیان دینے لگے نام مرے لے لے تم ‏— کچھ مری چاہ سے کھل جاتے ہی کھل کھیلے تم

ولہ

قول آنیکا دے کے راہ مین تم ‏— واہ خوب آئیے وعدہ گاہ مین تم
آنکھ پھر غیر سے لڑا بیٹھے ‏— بس جی بس ہو مری نگاہ مین تم
شبہہ ہے عید کے بھی ملنے پر ‏— کہ ملے ہم سے اشتباہ مین تم

ولہ

مثل آئینہ باصفا ہین ہم ‏— دیکھنے ہی کی آشنا ہین ہم
دیکھ سایہ کی طرح ای پیارے ‏— ساتھ ہین تیرے اور جدا ہین ہم

ولہ

وصل کی رات نپوچھو قلق دل پیارے ‏— یہ مفصل کہین گے وقت سحر تم سے ہم
لا سیئے تشریف دم بخیری تم افسوس ‏— یو نہیں پاییے تمہاری نہ خبر تم سے ہم
تم تو رک جاتے ہو اک بات کے کہنے سے ہمیں ‏— ہم بھی ہو جاتے خفا ہوتے اگر تم سے ہم

قطعہ

وقت جب اپنا برابر ہو سدھار وا وسوقت ‏— عرض کرتے ہین یہ بادیدۂ تر تم سے ہم
جیتے جی ہو نہ جدا تم یہی بہتر ہی کہ بس ‏— ہم سے رخصت ہو ادھر تم اور ادھر تم سے ہم

ولہ

گر غم عشق سے ہی تو رے نہ غمین ہوتے ہم ‏— سب دا اجل کا ہے کو مرنیکے قرین ہوتے ہم
روز کہتے ہین وہ آوے تو کہین غم جرات ‏— جب وہ آتا ہے تو اوس وقت نہین ہوتے ہم

ولہ

پروا نہین اوسکو اور ہوے ہم — کیون ایسے یہ مبتلا ہوے ہم

اٹھ جاتے ہی اوسکے جرأت آہ وائے
معلوم نہین کہ کیا ہوے ہم

ہستی کی کھلی بات پس از مرگ کہ تھا خواب — جب بند ہوئی آنکھ تو بیدار ہوے ہم
بے یار نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین کہ ہم سے — ناخوش ہے اجل ایسے گنہگار ہوے ہم

ولہ

چڑہا کے دل نے مے عاشقی کا جام تمام — کیا وہ کام کہ آخر کیا ہی کام تمام
نظر پڑی جسے اوس رخ پہ صبح زلف سیاہ — ہوا تڑپ کے وہ سودائی تا بشام تمام

زبسکہ سوختہ عشق ہے تو اے جرأت
جلا بھنا نہو کیون کر ترا کلام تمام

خدا جانے اوس گھر مین کیا ہے کہ جسکے — گئے در کے آگے دوانے بندھے ہین
لگے کیون نہ تیر نگہ دل جگر پر — کہ اوس چشم کے یہ نشانے بندھے ہین

ولہ

ندیا مین نے جو ہمدم تری باتون کا جواب — مت برا مانیو اس وقت مین تھا اور کہین
درد دل اوس بت بیدرد سے کیسے تو کہے — جا کے یہ رام کہانی تو سنا اور کہین
مین تو جاؤن ترے در سے یہ کرون کیا بیٹھے — کوئی کہتا ہے مجھے یان سے نہ جا اور کہین
دیکے بوسہ مجھے چتون مین جتاتا ہی وہ شوخ — ایسا پایا ہے مزہ تو نے بھلا اور کہین

ولہ

حال اپنا اوسکو محفل مین جتا سکتے نہین
دل پڑا تڑپے ولے ہم تلملا سکتے نہین

کوئی اوسکی اور ہماری دیکھیو صحبت ذرا
مل رہے ہین دل ولے نظرین ملا سکتے نہین

اپنے پہلو مین دل بیتاب ہے وہ غمزدہ
جسکے ہاتھون سے کہین آرام پا سکتے نہین

ولہ

کیونکہ اب اوس سے ملاقات ہو کہ آن کہین
دل دیا اوسکو کہ آیا تھا جو مہمان کہین

میری بیتابی سے محفل مین یہ ٹہر کا ہی اوسے
اٹھہ کے ہونے نہ لگے یہ مرے قربان کہین

بزم مین اوسکی دلا چشم بھی مت کیجو نم
اتنے رونے کا بھی بندہ جلیے نہ طوفان کہین

دیکھہ کر سب ترے بیمار کو یون کہتے ہین
یارب اس شخص کی مشکل ہو اب آسان کہین

اک جو مونس ہے مرا دل تو یہی اوسکی شکل
بات کرتا ہے اگر مجھہ سے تو ہی دھیان کہین

ولہ

میرے جاتے ہی وہ اٹھتا ہی تو نکلے ہی یہ بات
لو نہین بیٹھتے کیون دیکھنے تم آیے ہین

ہے غضب کھینچے ہے دور آپکو جرأت وہ شیخ
اور دل کھینچے لیے جایے ہے وان باتین

وہ پوچھے ہے کہ کیونکر روتے تھے فرقت تمہار مین
کہ تا شب وصل کی بھی مجھہ کو گزری اشکبار مین

نہ آیا دو قدم وہ ہمرہ تابوت بھی ظالم
قدم گنتا تھا مین وعدہ پہ جسکے دم شمار مین

ولہ

دلکی تپش سے صدمے جو تک جان پر ہین
گاہے زمین پہ ہین ہم گہ آسمان پر ہین

بندہ کی سن سفارش بولے وہ یون کسی سے
عاشق یون ہی وہ صاحب سارے جہان پر ہین

نالون کی اب ہوا سے سارا بدن دکھی ہے　　اس عشق کی وہ چوٹین ہر استخوان پر ہین

ولہ

بزم بتان مین ناحق سو رنج جان پر ہین　　وہ بدگمان کیسے ہے کیون جی آپ اودہر ہین
ہے جی مین یہ قلق سے صاف اوسکی منہ پہ کہیے　　جو چاہیے سو کیجیے مرتے ہم آپ پر ہین
ہنس بول کر جو اپنی اوقات کاٹتے ہین　　کیا کام اوسنے ہمکو ہم اپنے نوحہ گر ہین
مجھکو رولا ہنسا کر کیا خوش ہین یہ سمجھکر　　اللہ اسینے مین بہی کیا کیا ابہرے ہنر ہین
کچھہ سوز الفت اوسکے دل مین نہین بہلا کہ　　پتہر کہین ہین کیونکر پتہر ہین ہی شرر ہین
پہرتے ہمکو اوس بن گہبرا کے کہتے پہرنا　　ہجران کی شب کے ہی کیا جانین کدہر ہین

ہم دونون کو کچھہ اوس بن بسدہ بدہ نہین ہی حیرت
دل ہم سے بیخبر ہے ہم دل سے بیخبر ہین

تپش سے عشق کی اعضا تمام جلتے ہین　　جو ہم سے دل کوئی بدلے تو ہم بدلتے ہین
بزور حضرت عشق اب ضعیف پا کر آہ　　مرے کلیجہ کو کس کس طرح مسلتے ہین

ولہ

خیال وصل مین اوسکے عجب باتین بناتا ہون　　بگڑ بیٹھتا ہے وہ گویا اور اوسکو مین مناتا ہون
مین کہتا ہون ادہر دیکھو ادہر دیکھو جی صاحب　　نہ دیکھو گے تو دیکھو [illegible] دکہاتا ہون

ولہ

مجھہ سے مت پوچھو کہ دمساز کسے کہتے ہین　　مین تو [illegible] کسے کہتے ہین
خانہ پرورد قفس ہم ہین اسیر اے صیاد　　تو بتا دے ہمین پرواز کسے کہتے ہین
دل نیاز آپ کی اوس دن سے کیا ہے مینے　　تم سمجھتے ہی نہ تھے ناز کسے کہتے ہین

بعد مرنیکے مری لاش پہ لانا اوسکو ابھی مت پوچھو کہ اعجاز کسے کہتے ہین
ہاے وہ دن بھی عجب تھی جو نہ تھی ہمکو خبر ناز تفرقہ پرداز کسے کہتے ہین

شعر جرأت تو نہ پڑہ اوس سے مخاطب ہو کر
جو سمجھتا نہو انداز کسے کہتے ہین

کیون نہ وہ ہمرنگ کی دونی کرے آئین ایک تو ہے سبزہ رنگ اور تسپہ سبزی کا مین

ولہ

بہلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین سو تسپہ بھی غضب ہی دیکھنے کو بھی ترستے ہین
جنونِ عشق سے یہ حال ہے اپنا کہ ہم وحشی کبھی ہنس ہنس کے روتے ہین کبھی رو رو کے ہنستے ہین

ولہ

ایک گہر مین بھی کبھی ملکے نہین بیٹھتے ہین ہم کہین بیٹھتے ہین آپ کہین بیٹھتے ہین

دیکھیے مت سے کوئی بیٹھا نہ جرأت
اور اوس شوخ کا انداز نہین بیٹھتے ہین

ولہ

دل مرا مجھکو کہین اے ہمنشین ملتا نہین کس طرف جاؤن کدھر ڈہونڈون کہین ملتا نہین
روز محشر پر بھی مت رکھہ وعدہ دیدار تو آہ دران کینہ کرے گا جو یہین ملتا نہین

ولہ

میرے رونیکا سبب پوچھتے کیا ہو مجھسے دو گہڑی آنکہ مین تمکو ہنسا جاتا ہون
دہر مین بازیِ طفلان کا ہون مین نقش نگار خوب بنتے نہین پاتا کہ مٹا جاتا ہون
گر ادہر تہا نہ بنے دل کو یہ دم رخصت یار تو ادہر بھی یہ سکے ہے کہ چلا جاتا ہون

ولہ

ہے بہت جلوہ گاہ یار بلند　　دیکھین کیا یان سے کچھ دکھا دین
لیکے دل یون کہے ہے چیتون مین　　اب مری بزم مین تم آؤ نہین

ولہ

شکل دکھلایئے کہین تو ہمین　　ذبح کر جایئے نہین تو ہمین
دمبدم دیکھ دیکھ روتا ہے　　مارے ڈالے ہے ہمنشین تو ہمین
ہم نے کین جانفشانیان کیا کیا　　کہو ٹک منہ سے آفرین تو ہمین
جس جگہہ چین کا نہین ہے نام　　ہمدمو چین ہے وہین تو ہمین

ایک دن پہونک دیگی ای جرأت
آہ یہہ آہِ آتشین تو ہمین

چھپ گیا پردہ مین وہ صورت جو دکھلا کر ہمین　　بیقراری نے کیا کیا ذبح تڑپا کر ہمین
دسترس مجھکو نہین پر ہے ہوس پابوس کی　　ڈال دے پاؤن پہ اوسکے کوئی لیجا کر ہمین
ہاتھہ کھینچا زندگی سے جب بزیر چرخ آہ　　تب دیا فتنہ نے سونے پانون پھیلا کر ہمین
بات منہہ سے اوسکی محفل مین نکلنے دی درست　　آہ ای بیتابی دل یان نہ رسوا کر ہمین

ولہ

ہمنشین پوچھ مت کہین ہون مین　　ان دنون آپ مین نہین ہون مین

ولہ

پردہ مین کسکی شکل یہ آئی نظر ہمین　　منہ ڈہانکے روتے گذری ہی دو دو پہر ہمین
صبحِ شبِ وصال کی آمد مین توڑی آہ　　کیا کیا لگا ہے تیر نسیم سحر ہمین

ولہ

دل کو خدا ہی جانے کدہر ہے کدہر نہین ۔ کسکی خبر کہین ہمین اپنی خبر نہین

ولہ

بر رنگ مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن ۔ جو تم پہر آو تو پایے پہرین ہمارے دن

لگایا غم یہہ جوانی مین کیون میان جرات
ابہی تو سیر تماشے کے تہے تمہارے دن

اوٹہاؤن ہاتہہ کیونکر اوسکے ملنے سی کوئی دیکہے ۔ دم رفتار ہے کیا کیا ادا اوس اوٹہلانے مین
مجہے وہ دیکہہ رہتے گو نہین کہتا ہی کچہہ لیکن ۔ نکل آتی ہین باتین سو طرحکی مسکرانے مین

ولہ

جذبہ عشق عجب سیر دکہاتا ہے ہمین ۔ اپنی جانب کوئی کہینچے لیے جاتا ہمین
ہم ہین وہ مرغ گرفتار کہ اپنے سر سے ۔ صدقے کرنا ہو جسے وہ ہی چہڑاتا ہی ہمین

ولہ

ہے تصور کسی ابرو کا دل وحشی کو ۔ پاس اوسکے کوئی کہہ دیجو نہ تلوار کہین
سانس بہی مین نہین بہرتا ہون اب اوس ڈرسی کہ آہ ۔ یہ بہی اوس خاطر نازک پہ نہو بار کہین
یون وہ چتون مین جتاتا ہی جو ٹک دیکہون اودہر ۔ کیون جی ہمسا کوئی دیکہا ہے طرحدار کہین

خاک جمعیت خاطر ہو بقول جرات
جی کہین دل ہے کہین ہم ہین کہین یار کہین

ہمنشین ہاتو نیہ تیری کیا کرون ہر بار ہون ۔ تجہکو اک قصہ لگا مین جان سے بیزار ہون
کوئی آدمی کوئی جاوی منع کر سکتا نہین ۔ ہون تو مین پر تیری پر صورت دیوار ہون

کیا یہ پیغام اوسکا تو لایا ہی ای پیغمبر
جی مین آتا ہے کرون قربان سو بار تجھکو

ولہ

سنو بات اوسکی الفت کا بڑھانا اسکو کہتی ہین
کہا شب خواب مین آکر کہ آنا اسکو کہتے ہین

ہماری بات کاٹی غیر کی تائید کی اوسنے
گھٹانا اسکو کہتے ہین بڑھانا اسکو کہتی ہین

وہ دشمن اپنا سمجھے ہے بدل مین دوست ہے جسکا
کہون کیا اور بُرا [illegible] ستانا اسکو کہتے ہین

مین کیا بولا ہون جو تم بولتے مجھ سی نہین بولو
عبث بیجا خفا ہو کر روٹھ جانا اسکو کہتے ہین

اُسی کا سامنا رہتا ہے سوتی جاگتے ہمکو
کوئی دیکھے تو نظرون مین سمانا اسکو کہتی ہین

نہ موڑا پر نہ موڑا عاشقی سے منہ کو جرات نے
رہ الفت مین یکسو ہو کے آنا اسکو کہتے ہین

ولہ

دیکھ خفت وہ تو بن اُٹھوائے رہ سکتا نہین
اور گر بیٹھے تو دل بن جائے رہ سکتا نہین

رو گئے اس بن دل وحشی کو تو کہتا ہے یہ
سر کو دیوار و در سے بن ٹکرائے رہ سکتا نہین

ولہ

دیکھے جو در یار و سے پھر وہ بہا جائی کہان
نقش دیوار کی شکل اوس سے اوٹھا جائی کہان

ولہ

خواب آنکھون مین شب آتا ہی نہین
اک تصور ہے کہ جاتا ہی نہین

ہی ستم جس سے [illegible]
کبھی آنکھ ملاتا ہی نہین

ولہ

چین آتا ہی نہین اس دل کو
موت آجائے کہین اس دل کو

قطعہ

مین کہا دیکھی ہی مین نی خواب مین ابرو یار
دوستو مجہہ سے کہو اس خواب کی تعبیر کو
آہ اس مذکور کو سنتا تہا وہ قاتل کہین
آن پہنچا سر پہ میرے کہینچ کر شمشیر کو

ولہ

صوت بلبل دل نالان نے سنائی مجہکو
سیر گل دیدۂ پرخون نے دکہائی مجہکو
اپنی محفل مین نہ وہ بیٹہنے دیگا زنہار
بیقراری تو عبث کہینچکے لائی مجہکو

ولہ

یارو میرے دلکے قلق کا فکر کرو مت جانے دو
اپنے کیے کا مزہ تو چکہنے اسکو یونہی گہبرانے دو
ادہر تو دیکہو مین نے کہا تہا غیرونکو تم آنے دو
جب یہ ہو منہ کسکا او نہ میرا جانے دو بس جانے دو
اوس سے جی گرسینے لگا یا حضرت دل تو سن لو یہ
برا نہ مانو بات کا اوسکی وہ جو کہے فرمانے دو
جگر بہٹے ہی دم اوکہڑے ہی کرون کہانتک ضبط مین آہ
حکم نہین فریاد کا تو دو آنسو تو بہر لانے دو
نزع مین مجہکو دیکہکے اوسکو جاکے خبر جو کسی نی دی
سنکر وہ بیدرد یہ بولا مرے ہی تو مرجانے دو
شعر پڑہے ہے گرد رد کے جرات منع کرو مت اسکو کوئی
عاشق ہے یہ غم کا مارا رورو اسکو رولانے دو

ولہ

کیا قصد کرین اوٹہکر گہر سے کہین جانے کو
مدت سے ترستے ہین ہم آپ مین آنے کو
یان پہونکدیا دل کو وان یار کو بہڑکایا
نالے بہی قیامت ہین کیمہ آگ لگانے کو

ولہ

دل مین آتا نہین اوسکے مری گہر آنے کو
تا یہ لوگون مین رہے بات قسم کہانے کو

جب وہ نظروں سے گراتا ہے تو مانند شرر — جی مین آتا ہے مرے خاک مین ملجانے کو
بیٹھہ کر ولسے نہ جون نقش قدم پہر اوٹھے — اوسکے کوچے ہی مین جی چاہی ہی مٹ جانیکو
دل جو بستی سے اُچٹتا ہے تو بیٹھے بیٹھے — جی مین گزری ہے کہ اوٹھہ دوڑیے ویرانیکو

رات بولا وہ مرے نالۂ جانسوز کو سن
آگ لگ جائیو جرأت ترے چلانے کو

ولہ

چشم خونبار کو رونے کا نہین جاتا دہیان — خون دل ہو کہ نہو خون جگر ہو کہ نہو
آج گردون نے شب ہجر کی یون کہو دی صبح — دیکہین فردا ہی قیامت کی سحر ہو کہ نہو

قطعہ

کرتے کرتی پیار اور اخلاص کی باتین وہ شوخ — یک بیک منہہ پہیر بیٹہا خود بخود بیزار ہو
کیا کہین ای ہمنشین بس اوڑ لیے اپنے ہوش — آہ ڈرئیے اوسکی رنجش سے جسکا پیار ہو

ولہ

کیا سحر کیا ہے یار دل کو — تجہہ بن جو نہین قرار دل کو
آنے کی خبر ہے اوسکے لیکن — آتا نہین اعتبار دل کو

ولہ

مے ہے باران کا سمان ہے آہ یہ ہو وہ نہو — عیش کب ہو ویگا خاطر خواہ یہ ہو وہ نہو
جب ترے کوچہ سے مین ہٹکر چلا دل نے کہا — تو کدہر جاتا ہے شاید راہ یہ ہو وہ نہو
جان و دل کی کسکو پروا ہے اگر تو پاس ہے — خواہ وہ ہو یہہ نہو اور خواہ یہہ ہو وہ نہو

❋

ولہ

عزیزو ہو سکے اس دل کی جو تدبیر کر دیکھو — خدا کیواسطے سینہ شتابی چیر کر دیکھو
نہ دکھلا دین تمہین پہر منہ اگر جیتے رہے پیارے — ہمارے پاس آنے مین ذرا تاخیر کر دیکھو
جواب اوسکے سخن کا کوئی کہہ سکتا نہین یارو — نہ مانو تو اب اوس قاتل سے تم تقریر کر دیکھو
ہمین ہین یہہ کہ تم لڑتے ہو ناحق اور ملتے ہین — بہلا غصہ یہ رقیبون پر تو بے تقصیر کر دیکھو
کسی کا تو اثر ای حضرتِ دل ہوویگا اوسکو — فغان و شور و آہ و نالۂ شبگیر کر دیکھو

ولہ

گر کہون بیزار کیون تم اپنے شیدائی سے ہو — تو یہہ جہنجلا کر کہے ہے تم تو سودائی سے ہو

ولہ

گیے وہ دن سناتے تھے خوشی کی داستانونکو — ہم اپنے مہربانون کو تم اپنے رازدانون کو

ولہ

ہمارے آنے پہ تم ناک بہون ہزار چڑہاؤ — یہ یان ہے بحر محبت کا بار بار چڑہاؤ
ہم آیے گہر مین تو جا بیٹھے بام پر تم واہ — لگا جو دل تو دکہلانے لگے اُتار چڑہاؤ

ولہ

نہ چھوڑینگے ہم تمہارے درکو ادہر کی دنیا اگر اودہر ہو — نہ جیتے جاوینگے یانسے گہر کو ادہر کی دنیا اگر اودہر ہو
ادہر کو مت کیجیے اشارے جدہر کو بیٹھے ہین غمخوار — نہ دیکھنے دینگے ہم اودہر کو ادہر کی دنیا اگر اودہر ہو

ولہ

شب کو ہم خوش تھے اوس قمر کو دیکھ — ٹکڑے دل ہو گیا سحر کو دیکھ
گر چہڑایا نہین ہے تمنے دل — مسکراتے ہو کیون ادہر کو دیکھ

دیکھون اب کیا ہو کچہہ وہ جان گیا — میری حسرت بہری نظر کو دیکہہ

کیونکہ مہمان ہو وہ ترا جرات
اوسکو دیکہہ اور اپنے گہر کو دیکہہ

اوسکے آنے مین اب جو دیر ہے کچہہ — یہ بہی قسمت کا ہیر پہیر ہے کچہہ
شیخ جی کیون بنے ہو تم فانوس — بہلا دامن کا یہ بہی گہیر ہے کچہہ

تہا یہہ جرات ہی اوسکے کوچہ مین
وہ جو اک خاک کا سا ڈہیر ہے کچہہ

دل عشاق سے ملے جاتے ہین تلوونکی تلے — پانون رکہتا ہے زمین پر وہ اس انداز کے ساتہہ
ہمنشین کون تہا یہ کس کو پکارا تو نے — چل بسا جی ہی ہمارا تری آواز کے ساتہہ

ولہ

جتنے نین کہتی ہین کچہہ اور اشارے ہین کچہہ اور — غمزے اب ہمکو دکہاتی ہے انکہے وہ آنکہہ
کس مزے سی ہے یہ اظہار وفا اوسنے کیا — مت بنا بات نہین اب تری جہوٹی وہ آنکہہ

ولہ

تو نے اس باغ مین دم بہرنے کی مہلت پائی — ای صبا ہمنے تو اتنی بہی نہ فرصت پائی
ذبح کرنے لگے یہ خنجر مژگان مجہہ کو — انکہڑیون کی ترے اندک جو اشارت پائی

ولہ

تو کہے جا یار کے کوچہ مین پر جانا مجہے — کب اثر کرتا ہے ناصح تیرا سمجہانا مجہے

ولہ

یہ وضع نئی تمنے اب اے یار نکالی — ابرو پہ نظر کرتے ہی تلوار نکالی

سلہ انکو کہے اور انکو کہے ایک ہی معنی پر ہین ۱۲

ابرو ہین جو چڑہے بگڑی ہین بال او وہی ہو گی گات
سچ دیکھیو کیا اوسنے دہوان دہار نکالی

ولہ

یارو اوس در تک مجھے بہرِ خدا لیجایئے
گر مین اوٹھہ سکتا نہین ہون تو اٹھا لیجایئے

اوسکی دزدیدہ نگہہ دیکھہ آئی ہی دل مین یہ بات
ہاے کیا شے ہے اِسے کیونکر چرا لیجایئے

کیا کرین ناچار ہین مطلب ہمارا ہے جو کچھہ
ہم سے کہے جاوینگے مشفق آپ ٹالے جایئے

روز خوبانِ جہان آتے ہین اوس پاس اسلیے
یعنی جو ہین دلبری کے ڈہب اوڑا لیجایئے

از رہِ شفقت جو یارو لیچلے ہو وان تو آہ
سخت ناطاقت ہون مین مجھہ کو سنبھالی جایئے

اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہی وہ چیتون شریر
آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اوڑا لیجایئے

زیست کا بگڑے ہے نقشا اوسکے در وا تلک
کاش کوئی سانگ ہی یارو بنا لیجایئے

منہ ہی منہ مین کہتے ہین جرأت دہانِ تنگ دیکھہ
ہاے لب سے لب ملا کیونکر مزا لیجایئے

ولہ

بلا جوڑے کی بندش اور قیامت قد و بالا ہے
غضب چیتون ستم مکھڑا بدن سانچے مین ڈہالا ہے

بدن عریان جگر پر داغ لب پر آہ و نالا ہے
ترے عاشق کا ہر عالم مین عالم ہی نرالا ہے

چلا ہون جب تری کوچے سے اوٹھہ کر اپنی گہر کو مین
تو پہر ہر بار ہر قدم پر راہ چلتون نے سنبھالا ہے

نہ وہ دن ہین نہ وہ راتین نہ وہ چرچے نہ وہ باتین
نہ مطرب ہی نہ ساقی ہے نہ شیشہ ہی نہ پیالا ہے

نہین ہوتی گر اوس سے صلح تو تو جان دے جانے
دلِ بیتاب تو نے مجھسے کیا جھگڑا نکالا ہے

سنو ٹک گوشِ دل سے قصۂ غم اپنی جرأت کا
یہی سمجھو کہ یہہ بہی اک کہانی کہنے والا ہے

زبسکہ ضبط محبت نہین چھپا ہمسے
اوٹھایا جسکے لیے زندگی سے ہاتہ سو آہ
یہ کیونکہ سنیے کہ لبریز شکوہ جس سے ہے دل
مدام شغلہ گریہ جسکے غم مین ہے

کہے ہے راز دل اپنا وہ بر ملا ہمسے
کسی کے ملنے کی منگواوے ہے دعا ہمسے
کرے ہی بیٹھکے وہ غیر کا گلا ہمسے
کہے ہے وہ روکے اپنا وہ ماجرا ہمسے

ولہ

گر کہین ہم لیکے دل تم جان کی خواہان ہوے
تو بدن جنبش مین لاکر کہتے ہین کس ناز سے
یا تو بن بن اپنا عالم ہمکو دکہلاتے تہے تم

جی ملا کر خاک مین ہم کو ملایا آپ نے
ہم تو ہین ایسے ہی پہر کیون دل لگایا آپ نے
یا بگڑ کر اور ہی عالم دکہایا آپ نے

چہوڑ بیٹھے تب ملاقات اب بہی جرأت کی ہاے
جبکہ ملنا سارے عالم کا چہوڑایا آپ نے

ولہ

ہمین دیکھے سے وہ جلتا تہا اور ہم اوسپہ مرتے تہے
کسی مہر کی سی روتی تہی جو با ہم وصل کی شب کو
بیان ہم وصل مین کرتے جو درد ہجر سے مرنا
ملی رہتی تہین نظرین غلبۂ الفت سے آپس مین
جہکے ہون جیسے دو کیفی یہ کیفیت تہی آپسمین

یہی باتین تہین اور باتین تہین وہ دن کیا گزرتے تہے
وہ ہمکو منع کرتا تہا ہم اوسکو منع کرتے تہے
تو وہ کہتا خدا شاہد ہے اسکا ہم بہی مرتے تہے
نہ خوف اوسکو کسی کا تہا نہ ہم لوگون سے ڈرتے تہے
کبہی روتے کبہی ہنستے کبہی فریاد کرتے تہے

سوا اب صد حیف اوس خورشید رو کی ہجر مین جرأت
یہی باتین ہین اور باتین ہین وہ دن کیا گزرتے تہے

چاند سا مکہڑا دکہا کر چہپ گیے اور تم مجہے
شام سے لے تا سحر اختر شماری دے گیے

گر نہ آنا تہا عیادت کو تمہین تو کیون سے مجہے
اس دل بیمار کی بیمارداری دیجیے

دیکہنی بہی گر نہ تہی تم کو یہ موتی کی لڑی
تو مرے اشکون مین کیون یہ آبداری دیجیے

لیگیے تم جان میرا راحت و صبر و قرار
سینہ کوبی جان کنی اور دل فگاری دیجیے

آپ کے جانیسے یہ جرأت کی حالت ہی کہ آہ
لوگ آکر اوسکو طعنہ لاکہ باری دیگیے

در تلک تو اوسکے آپہنچے ہین ہاے سیل اشک
کچہہ مدد ہو اور بہی تیری تو بیڑا پار ہے

کیا بچے اوس جنبش مژگان و ابرو سے کوئی
جنکے آپس ہی مین ہر ساعت چہری تلوار ہے

جرأت اوس کوچہ کا وحشی ہی بقول میر سوز
ہے تو دیوانہ پر اپنے کام مین ہشیار ہے

دل پر خون کو فقط کیا وہ لبہا لیتا ہے
ہاتہہ دکہلا کے حنا کو بہی لگا لیتا ہے

ضبط گریہ سے ہوا یہ دل مجروح کا رنگ
پانی جیسے کہ کوئی زخم جو ہر لیتا ہے

آینہ دیکہنے لگتا ہے مجہے دیکہہ وہ شوخ
شکل مجہسے وہ بہر شکل چہپا لیتا ہے

دہن اوس گل کا چٹکتا ہے برنگ غنچہ
پی کے جب وہ مے گلرنگ مزا لیتا ہے

جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم ورسے اوٹہاؤ
اپنا جی دیتا ہے وہ آپکا کیا لیتا ہے

گہر تلک آنکے جرأت کی پہر کون جواب
سانس اُلٹی سی وہ بستر پہ پڑا لیتا ہے

ساقیا خالی نہ رکہہ جام زمرد فام کو
سبزہ صحن چمن کس کس روش لہرا رہے ہے

وعدہ پر آیا نہ وہ اور مین رہا جیتا اب آہ
اوس سے شرمانا ہون مین اور مجہسے وہ شرمائے ہے

ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکہو
مین اوسے سمجہون ہون دشمن جو مجہے سمجہائے ہے

کیا طبیعت ہی اوداس ہے سبب ہی ای جرأت یہ بات
جی کہین لگتا نہین جب دل کہین لگجاے ہے

خفگی اور بہی مجھہ پر تو ستمگار نے کی
اوس سے جون جون کہ سفارش مری غمخوار نے کی

ولہ

ضبط کرتے کرتے ہم آخر لگے دم توڑنے
پر نہ ٹوٹی مہر خاموشی لب اظہار سے
گر کہون مین جان بلب ہون خواہش پابوس مین
تو کہے چتون مین وہ مجھکو مری بیزار سے

ولہ

وہ غصہ مین جو کچھہ کہینچ کر شمشیر بولی ہے
یہ میرے قتل ہونے کو مری تقدیر بولی ہے
صدا پر وہ نشانہ مارتا ہے اور یہ مرغ دل
لیے دیکھے ہے جب اوسکو کمان و تیر بولی ہے

ولہ

کیا غضب ہی دل کے لگجاتے ہی جاتی ہین حواس
اور جو ہے عاشقی سو کام ہشیارون کا ہے
بڑہ گیا تیرے مریض عشق کا یہانتک مرض
اوس سے بدتر حال اب اوسکے پرستارونکا ہے
کہنے کو میرے ہی کچھہ آئے تہی سو اوسکی حضور
دیکھیو احوال کیا میرے طرفدارون کا ہے
ای طبیب اب کیا کہون بیماری دل کا بیان
ایک یہہ آزار مجھہ کو لاکھہ آزارون کا ہے
گرمی بازار یوسف جسکے آگے سرد ہو
آج کل انبوہ یہ تیرے خریدارون کا ہے

جس جگہہ رہتے ہین جرأت ہم مریض چشم یار
وہ محلہ شہر مین مشہور بیمارون کا ہے

ولہ

بسکہ گلچین تہی سدا عشق کے ہم بستان کے
ہوے نوکر بہی تو نواب محبت خان کے

وصل کے دن بہی مین کانپا وُٹہتا ہون بیٹہی بیٹہی
یاد آتے ہین وہ صدمے جو شب ہجران کے

ولہ

وقت اخیر بہی اک ٹہوکر لگا چلا تو
یہہ ظلم تو نے ظالم مجہہ پر نیا کیا ہے

بے یار ہے خرابی آ اے اجل شتابی
جینے نے زندگی سے اب تو خفا کیا ہے

حیران ہے عقل میری کل شیخ وقت اوسکی
کیا گالیان مزے سے بیٹہا سنا کیا ہے

ولہ

برنگ شمع گر آتش ہر استخوان پر ہے
جو کچہہ ہے جی مین ہمارے وُہی زبان پر ہے

جو گہر بُلا کے کیا حال اوسنے جرات کا
روا کہین بہی یہ بیداد میہمان پر ہے

کس شکل پری کے ہین چہپٹے مین کہ اکواے
سایہ سے لگے بہاگنے انسان ہمارے

کچہہ لطف محبت نہین بلبل کی فغان پر
اے گل ترے ہنسنے سے کُہلے کان ہمارے

گزرے ہی جب اوسکے لب و دندان کا تصور
سنبہلے نہین رہتے لب و دندان ہمارے

قطعہ

کہا جو مین نے یہ اوس شوخ سے سنا ہے آج
کہ مول آپ نے خنجر کئی دو دہاری لیے

تو کیا کہون کہ وہ منہ سے تو کچہہ نہ بولا پر
نگاہین بولین کہ کہتے ہو کیا تمہاری لیے

ولہ

دم آخر نہ پوچہو وضع اوس بدظن کی آنے کی
کہ وقت نزع آ کہنے لگا خوبی بہانے کی

دل وحشی کو خواہش ہے تمہارے در پہ آنے کی
دوانا ہے ولیکن بات کہتا ہے ٹہکانے کی

جواب ہی آن پہنچو تم تو پیاری خیر ہے ورنہ
قلق سے دل کے یان پہونچی ہے نوبت تلملانے کی

گیے ہو جب سی تم یہان سی نہین سیدہ بندہ مین بیار یے — نہ جینے کی نہ مرنیکی نہ آنے کی نہ جانیکی
وہی لیل و نہار اور ہے زمین و آسمان وہی — پر اوس بن ہو گئی کچہہ اَور ہی صورت زمانیکی

قطعہ

خوشا حال اونکا جو خمخانۂ ہستی مین کہتے ہین — برنگ شیشۂ مے کیفیت آنسو بہانے کی
کہ شکل زخم ہم آفت رسیدونکی صیوت ہے — نہ رونیکا مزہ ہے کچہہ نہ لذت مسکرانیکی
جو در پردہ کہو نمین تمہیہ مرتا ہون تو وہ قاتل — کہانی کہنے لگتا ہے کسی کی ماری جانیکی
جہان جا بیٹھتے ہو دل نہین لگتا میان جرأت
کہو اب تو اٹھائی کیفیت کچہہ دل لگانے کی

رنج تہوڑا سا اوٹھانا تجہہ کو ہمدم اَور ہے — تن مین مجہہ بیمار غم کے دم کوئی دم اور ہے

ولہ

یون وہ آنکہون مین کہی ہی جبکہ روتا ہے کوئی — پہوٹ پہوٹ اتنا نہ رو بدنام ہوتا ہی کوئی
جان بلب کو ہی تہا نمین کیون پڑا ہے تو دلا — مفت یون بندی خدا کے جان کہو تا ہی کوئی
جسنے ذکر اوسکا سُنا مجہہ سے تو یون رو کر کہا — ایسی جا عاشق ارے کمبخت ہوتا ہی کوئی
جرأتِ گریہ کنان کا اندنو نمین ہے یہ رنگ
یو چہیے ہے آنسو کوئی دامن کو دہوتا ہی کوئی

ولہ

دیا ہے مین نے جسے دل تمام عالم مین — جو ایسا دیکہا ہو تمنے تو لو دکہاؤ کوئی
فقط مین اوسکی کہون سادگی کا کیا عالم — لگے نہ لاکہہ طرح سے جسے بناؤ کوئی

ولہ

ہر دم زکہائیان ہی جو بتلائی جاے ہے — دل دم مین لاکہہ بار وہین آیے جای ہے

جو بات پوچھتا نہین افسوس ہے دلا — ذکر اوسکا بات بات مین تولایے جایی ہے
ناصح مین اور ہم مین یہ صحبت ہی طرفہ آہ — ہم کچھہ نہین سمجھتے وہ سمجھایی جایی ہے
پامال صد جفا ہون اوسی شہسوار کا — وہ جو سمند ناز کو چمکایے جایے ہے
اوس تک جو ہم پہنچ نہین سکتے تو دردِ دل — کیا کیا اذیتین ہمین پہونچایے جایے ہے

ولہ

محفل مین اوسکو دیکھہ یہ حالت ہوی کہ بس — ہرگز رہی تمیز نہ اپنے پرایے کی
کھاتے ہین گالیان تری آتے ہین بار بار — کیا کیجیے کہ باتین ہین یہ دل کے آیے کی

دم مین سراے دہر سے بس کوچ کر گیا
جانے کی اوسکے سنکے یہ جرأت نہ پای کی

گر ریختہ مزاج ہو تو سمجھو — ہے رشتۂ خام زندگانی
پیدا ہوے جب تبھی سے لای — مرنے کا پیام زندگانی

ولہ

ابتلک تو بات مین لغزش نہین آئی مرے — کیون کیا چاہے ہے سو بیقراری تو مجھے
روتے روتے مین تو ہون حیران یہ کیا ہو گیا — اب نظر آتا نہین آنکھون مین اک آنسو مجھے

کیا کرون بیرحمی صیاد کا جرأت گلہ
دام سے چھوڑا تو چھوڑا توڑ کر بازو مجھے

جو گیے تھے ترے بیمار کے لانیکے لیے — سو وہ سب بیٹھے ہین اب اوسکے اٹھانیکے لیے
ہدفِ ناوکِ مژگان مرے دلکو کرکے — وہ نگہہ ڈھونڈھتی ہی کچھہ اور نشانے کے لیے
ہای کہتا ہے وہ یہ جسکے لیے ہون بدحال — حال یہ اوسنے بنایا ہے دکھانیکے لیے

ہو کے رخصت اوسے دیکھوں ہون بحسرت پہر پہر | اتنی خاطر کہ کہے اب بہی پہر آنے کے لیے
اور تو خانہ ہستی مین ملا کیا ہم کو | ہان مگر آیے تہے ہم جی ہی سے جانیکے لیے
جل بجہا اپنا دل اوس گہر کیطرح جس گہر مین | بہڑکے آگ اور کوئی دوڑے نہ بجہانیکی لیے
بستر گل پہ جو وہ غیر کے گہر اینڈے ہے | مجہہ سے کیون کہتے ہو آتش پہ لٹانیکے لیے
گر کہوں غیر تمہین کرتے ہین یہ سو تو کہے | تم بہی آفت ہو کوئی بات بنانیکے لیے

دیکہے جی عشق مین ہم چہوڑ چلے ای جرات
ایک افسانہ پر درد زمانے کے لیے

اب تو ہر بات پہ آزردگی آنے لگی | میری بیتابی جو اوس بیدرد کو بہانے لگی
سیر دریا شاید اب اوس شوخ کو بہانے لگی | خود بخود جو لہر رونے کی مجہی آنے لگی
شب کو اوس بن تن سے میری جان جو جانے لگی | آہ سوزان آگے آگے شمع دکہلانے لگی
داستان وصل گل کہتی ہے مجہہ مہجور سے | آہ یہ بیدرد بلبل اور تڑپانے لگی
جی کے لگجانے کا کچہہ پایا دلا تونی مزہ | ہم نہ کہتے تہے بری ہوتی ہے دیوانے لگی

ولہ

کچہہ بات مرے آگے وہ کب منہ سے نکالے | جبتک کہ نہ دو چار کو پاس اپنے بٹہالے
اک خلق کو گر جوگی بناوین تو عجب کیا | وہ کالی دو شالے کی چمکتی ہوئی بالے
گہائل ہوں مین جسکا اوسے پہر پوچہیو یارو | ٹانکے ابہی کہاے ہین ابہی زخم ہین آلے

قطعہ

دو چار قدم فرش پہ گل کے جو پہر اچل | سو نازو کرشمہ سے وہ دامن کو سنبہالے
اللہ رے نزاکت کہ وہین آتش گل کی | گرمی سے پڑے پانون مین اوسکی کئی چہالے

یون بام سے گرے تو ہے مختار گر پڑے	دل سے کسی کے پر نہ کوئی یار گر پڑے

ولہ

جو کہ یان مست مئی عشق بتان رہتا ہے	اسی عالم مین خدا جانے کہان رہتا ہے
نہ مرے بر مین ہے نے کوچہ دلدار مین دل	اب وہ آوارہ خدا جانے کہان رہتا ہے

ولہ

دیکھے دل جان بہی دیے ہی بنے	اب وہ جو کچہہ کہے کیے ہی بنے
غنچہ سان اس خموش رہنے سے	آپ اپنا لہو پیے ہی بنے
دیکہہ رہتے ہین اوسکو حیرت سے	ایسی آنکھون کو تو سیے ہی بنے
تو وہ آرام جان ہے ای کافر	کہ گلے سے لگا لیے ہی بنے

اوس سے بگڑی ہے بطرح جرائت
فکر اب اسکا کچہہ کیے ہی بنے

دل ٹھہرتا ہی تہا نہ اوس بن رات	بیقراری سے بیقراری تہی
بات سنتے نہ غیر کی ہم تو	خاطر اس بات مین تمہاری تہی
اوسکی مژگان کا تہا جہان مذکور	بات مین وان چہری کٹاری تہی
اجی آؤ کہان گیے تہے تم	دل مضطر نے جان ماری تہی

ولہ

جو درد ہجر بتان سہی تیری لبون پہ دم ہی تو کیا الم ہی	خدا کو کر اپنے یا یہ جرات کہ ایکدم مین ہزار دم ہے
کبہی تو زلفون مین منہ چہپانا کبہی نگہہ قہر کی دکہانا	یہ کیا بلا ہی یہ کیا غضب ہی یہ کیا جفا ہی یہ کیا ستم ہے

گناہ کچھہ تو بتاؤ میرا جو دلکو یون تمنے مجھسے پھیرا
نہ وہ تلطف نہ وہ عنایت نہ وہ مدارا نہ وہ کرم ہے

کہا جو مین نے بچشم پرنم کہ تمسے غافل نہین مین اکدم
تو منہ ہی منہ مین یہ مسکرا کر لگا وہ کہنے کہ یہ بھی دم ہے

دکھائیگی گرتو نہ شکل آکر تو دیکھین کیا خاک سر اوٹھا کر
مدام رہتی ہین سر بزانو تری ہی سر کی ہمین قسم ہے

نہ آؤ گی تم تو پھر کہان ہم کہ کوئی دم کی ہین میہمان ہم
قلق ہی دلبر جگر مین ہی درد چشم پرنم ہی لب پہ دم ہے

ولہ

بشکل سنگ در کیا خاک اپنی زندگانی ہی
کہ جسکی ٹھوکرین کھاتی ہین اوسکو سرگرانی ہے

نہ جی تن سی نکلتا ہی نہ تن مین دم سماتا ہے
بھلا ای انتظار یار یہ کیا زندگانی ہے

کیا ہے قتل تو جلدی نہ اٹھوایان سی لاش اوسکی
کہ جرأت نے اسی کوچہ کی پرسون خاک چھانی ہے

جی جلاوے وہ جس سی لاگ لگے
غرض اس عاشقی کو آگ لگے

دل بھی اب مجھہ سے دور بھاگی ہے
اوس سے ملکر اسے بھی بھاگ لگے

قطعہ

سنکے جرأت کا وہ ترانہ غم
بولا خوش کسکو ایسا راگ لگے

مجھکو رسوائے خلق کرتا ہے
ای ترے چاہنے کو آگ لگے

ولہ

دھیان اوس زلف کا جب آتا ہے
دل یہ اک سانپ سا پھر جاتا ہے

ڈبڈبائی ہین جو آنکھین میری
ایک دریا ہے کہ لہراتا ہے

جی مین آتا ہے بلالون اوسکو
جبکہ ناصح مجھے سمجھاتا ہے

جو ترے ہجر مین دیکھے ہے مجھے
دل کے دینے کی قسم کھاتا ہے

بخت خفتہ نہین ہوتا بیدار　　آہ کس نیند کا یہ ماتا ہے

قطعہ

دوڑ دوڑ اسنے لیے جاتا ہون　　کہ وہ غصہ ہو یہ فرماتا ہے
چل سبے چل دور نہ یان آیا کر　　اوسکا کہنا یہہ مجھے بہاتا ہے

ولہ

جاتا ہون جو اوس درسی تو کیفی کی سی ہے چال　　رکہتا ہون قدم گرچہ مین کتنا ہی سنبہل کے
لیجلیے اگر کوچۂ دلبر سے اوٹہا کر　　سو جا یہ گرے ہے دل بیتاب مچل کے
کل آنے کی کسنکے خبر آئی تہی کہ ہمدم　　ہم آج تلک آپ مین آیے نہین کل کے

ولہ

تری گرمیان جو رقیب سے مجھے لوگ آکے سنا گیے　　تو سلگ رہا تہا جو دل مرا اوسی اور آگ لگا گیے
یہ الم ہے تیری مریض پر تو وہ کیا جیے ہی کیون نہ مر　　کہ طبیب آیے تو درد کا اوسے اور خوف دلا گیے
کہون کم نصیبی مین اپنی کیا کہ جنہونکی قدمونسی جا لگا　　تو وہ لوگ صورت نقش پا مجھی خاک ہی مین ملا گیے

مجھی جرأت اب نہین کچہہ خبر گیے عقل و ہوش و خرد کدہر
یہ مرے پیامبر آنکر مجھے کیا پیام سنا گیے

ولہ

کہے ہے مجہہ سے یہ طولانے شب ہجران　　کہ جی سے جاؤگے تم پر سحر نہ آویگی
بتون کے غم سے دلا مت ہلاک ہو بخدا　　کہ ڈہونڈہے انمین مروت نظر نہ آویگی
جو بہر اشک بہا کر مرے گا چشم سے تو　　تو لہر آنیکی ٹک قبر پر نہ آوے گی

ولہ

کچھہ جنبش صبر دلکی نگر مین نہین رہی ‎ ‎ اسیسے لٹے کہ آہ جگر مین نہین رہی

ولہ

پڑے تکتے ہین اوس بن سو دراور ناتوانی ہے ‎ ‎ کوئی یہی ہے جینا خاک ایسی زندگانی ہے
عزیزو عشق کیا شے ہے تمہین مین کیا بتاؤن اُف ‎ ‎ نہ پوچہو جی نہ پوچہو جی بلاہِ ناگہانی ہے

ولہ

بن اوسکے مجمع خوبان کہین گر دیکہہ لیتا ہے ‎ ‎ تو کیا ہر سو دل مضطر ٹہکر دیکہہ لیتا ہے
ترے بیمار کو غش سے افاقہ آے ہے تو پس ‎ ‎ بحسرت ہاتہہ ملکر جانب در دیکہہ لیتا ہے
کئی گہر اوسنے بدلے پہر مجہے دیکہا تو حیران ہے ‎ ‎ یہہ دیکہے تہا کہ یارب کیونکہ یہ گہر دیکہہ لیتا ہے
کرے ہے قصد اوٹہنے کا تو یہ جانے لگی جی سے ‎ ‎ مین حیران ہون کہ دل سینے مین کیونکر دیکہہ لیتا ہے
اوٹہے محفل سے کوئی خوبرو تو بدگمانی سے ‎ ‎ مری مُنہ کو وہ کیا کیا غور کر کر دیکہہ لیتا ہے
بہبہو کا سی کوئی تصویر گر ہاتہہ اوسکی آتی ہے ‎ ‎ تو آئینہ کو دہر منہ کے برابر دیکہہ لیتا ہے

زبس سمجہا ہوا ہے خوب وہ حالت مری جرأت
اوٹہے ہے پاس سے میری تو مُڑکر دیکہہ لیتا ہے

ہے یہ غضب کہ دیکہے بن اوسکے نہین کل اور ہ ‎ ‎ دیکہیے تو کہے ہے وہ آپ ادہر نہ دیکہیے
خوبیِ حسنِ یار یہان جلوہ نما ہے چارسو ‎ ‎ دیکہیے اب کدہر بہلا اور کدہر نہ دیکہیے

ولہ

کہیے اسکو تو کون مانے ہے ‎ ‎ دل کی حالت خدا ہی جانے ہے
وہ بہی جاتے ہوے یہ جانے ہے ‎ ‎ کہ حواس اسکا کب ٹہکانے ہے

جرأت اوسکے نپوچھہ جور و ستم
جی ہی جانے ہے جی ہی جانی ہے

ولہ

لے لیا مفت دل مرا تونے — ہاے ظالم یہ کیا کیا تونے
روز کہتا تہا تو کہ اے جرأت — مجہہ کو بیجہ خفا کیا تونے
اب جو جاوینگے تیرے کوچہ سے
پہر نہ آوینگے ہم سُنا تونے

کیا ابر ہے چمن مین ہوا ہی بہار ہے — ساقی پہنچ شتاب کہ تیری پکار ہے

ولہ

کیونکر مجھے ملنے سے نہ تمکو عذر آوے — جیسا کوئی ہووے اوسے ویسا نظر آوے
مین سوگ مین ہون اور مری چشم بہر آوے — جون جون کہ دلاسے کو دل آوے جگر آوے
جب گہر سے وہ نکلے ہے تو بیتاب مین ہر سو — دوڑون ہون کہ شاید ادہر آوے اودہر آوے
جو مجہہ سے یہ کہتے ہین کہ کیون مفت دیا دل — ہوجاوین ابہی مجہہ سے جو وہ مفت بر آوے
جی کہتے ہین جرأت نے دیا یار کے دَر پر
سمجھے یہ وہی بات جو الفت مین در آوے

کوئی کسی کی باتین ایسی سنا گیا ہے — چینٹک لگاکے دلکو وحشی بنا گیا ہے
ہر چند ابہی نظر وہ آیا نہین ولیکن — بے اختیار اپنا دل اوسپہ آگیا ہے
محروم ہین اگرچہ دیدار سے یہ آنکہین — پر حسن کا کرشمہ دل مین سما گیا ہے
جون آفتاب محشر سن رنگ روکی گرمی — کیا کہیے منہ ہمارا کیسا تمتما گیا ہے

سن لعل لب وہ اوسکے سو لطف سے لبالب
مشتاق ہوکے بس جی ہونٹون پر آگیا ہے

گردن کے اوسکی ڈوری پیغامبر سنا کر
اک خون ناحق اپنی گردن چڑہا گیا ہے

ولہ

وہ آج آینہ دیکھے ہی دیکھیو کوئی
عجب مزے سے نگہ اوسکی آرسی پر ہے

ادہر کو دیکھیو اسد رسے ترا جلوہ
نہ ایسا حور پہ عالم ہے نہ پری پر ہے

ولہ

نہ صبر جی کو نہ تاب دلکو نہ خواب چشم پر آب مین ہے
غم جدائی سے جان میری عجب طرحکی عذاب مین ہے

ندیکھی گو آنکھ اوٹھا کی اوپر غضب ہین وہ نیچی نیچی نظرین
بڑی ہی چتون وہ اوسکی کافر کہ لاکھ شوخی حجاب مین ہے

خموش رہنے دی مجھکو ہمدم کہ بات منہ سے مین کیا نکالون
کیا ہے ایسا سوال اوسنے کہ سو خرابی جواب مین ہے

قلق ہے دل پر فغان ہے لب پر جگر پہ داغ اور مژہ پہ طوفان
اجل خبر لے کہ جان واحد یہ سو طرحکی عذاب مین ہے

گلی مین جون سنگ راہ اوسکی پہری ہے دل کیسا مارا مارا
لگی ہے ٹہوکر پہ اوسکو ٹہوکر عجب وہ حال خراب مین ہے

ولہ

بے مروت ہے یار کیا کیجے
اے دل بیقرار کیا کیجے

کس طرف جایئے تری ہاتہون
گردش روزگار کیا کیجے

ولہ

نہ ہمدم ہے کوئی نہ اب ہمنشین ہے
برے وقت کا کوئی ساتھی نہین ہے

ولہ

ہنستے آنا ترا قیامت ہے
مسکرانا ترا قیامت ہے

گاہ جیتا ہون گاہ مرتا ہون
آنا جانا ترا قیامت ہے

آہ ای آہ برقِ عالم سوز — سر اوٹھانا ترا قیامت ہے
اور رقاص سی ہین چال کی شیخ — پر بتانا ترا قیامت ہے

قطعہ

مِی گلرنگ بزم مین پینا — اور پلانا ترا قیامت ہے
حشر برپا ہوا ہے ای بدمست — لڑکھڑانا ترا قیامت ہے
کرنہ فریاد مثل نے ای دل — مُنہ لگانا ترا قیامت ہے

کر کے جرأت سے وعدۂ فردا
پھر نہ آنا ترا قیامت ہے

ہمنشین ہو گیے رقیب اپنے — کیا گلہ کیجیے نصیب اپنے
دیکھہ کر نبض کو مری ہیہات — ہاتھہ ملنے لگا طبیب اپنے
کیون اُٹھاتا ہی بزم سے ای شوخ — بیٹھے ہین ہم بھی اک غریب اپنے
وہ جو روتی ہی تو یہ تڑپی ہے — دیدہ و دل بھی ہین عجیب اپنے

ولہ

عجب طرزِ ستم میرا ستم ایجاد جانی ہے — کہ جسکو فتنۂ ایام بھی اوستاد جانی ہے
نگہ تیری کری بسمل ادائین ذبح کرتی ہین — بھلا کب قتل کرنیکا یہ ڈھب جلّاد جانی ہے
عزیزو باغبان سے تم خزانکا جور مت پوچھو — کہ اس بیداد کو میرا دل ناشاد جانی ہے

ولہ

جو کہا مین نے کہ مضطر رہے تا کی کوئی — تو عجب ناز سے جھنجھلا کے کہا ہے کوئی

ولہ

کیا کہون کیا خوبرو نظرین ملا کر لیگئے — دل سے مومن کو مری مجہہ سے جدا کر لیگئے
کیا بگڑ بیٹھے جو تم مجہسے تو بدنامی گئی — جا بجا لوگ اسکے افسانے بنا کر لیگئے

ولہ

خراب کیونکہ نہو شہر دل کی آبادی — ہمیشہ لوٹنے والے ہی اس دیار مین آئے
نپوچہو مجہہ سے وہ عالم کہ صبح نیند سی اوٹہہ — وہ انکہڑیون کو جو ملتے ہوے خمار مین آئے

ولہ

یون جیتے کیا ہو کہ اب الفت کسی کی ساتہہ ہے — آہ یہ دل کا مزہ تو اپنے جی کے ساتہہ ہے

ولہ

خوف کچہہ کہاتے ہی بیدار ہم ایسے ہوے — شب کو تم خواب مین بہی آئی تو گہبرائے ہوے
آپ سے مین تو نجاتا یہ کرون کیا کہ کہین — دل بیتاب لیے جاتی ہے دوڑائے ہوے
آج بہی اوسکے جو آنکی نہ ٹہہری تو بس آہ — ہم وہ کر بیٹہینگے جو دلین مین ٹہہرائے ہوے
رشک کی جا ہی غرض شہر خموشان ہی کہ وان — سوتے کیا چین سی ہین پانون کو پہیلائے ہوے

دم رخصت کہے جرأت کوئی اوس کافر سے
اک مسلمان کو کیون جاتے ہو تڑپائے ہوے

ولہ

دل جگر دونون مرے خانہ زنبور رہوے — داغ سے زخم ہوے غم سے ناسور ہوے
بیٹہتے اوٹہتے ہے ہر بات پہ رنجش مجہہ سے — اپنی وہ داد اوٹہتی جوانی پہ جو مغرور ہوے

ولہ

فرقت مین جبتلک دم جانِ حزین نہ ٹوٹے
کیون تجھپہ لشکرِ غم ازراہ کین نہ ٹوٹے

پھر کھیو وہ ہبو کا پیاسا ہے کیا لہو کا
یہ تار گفتگو کا اے ہمنشین نہ ٹوٹے

توسن کو دے نہ جولان ہی صید بستہ لرزان
ڈر ہے کہ تیرے قربان فتراک زین نہ ٹوٹے

گلچین یہ ظلم کیا ہی کیون گل کو توڑتا ہے
دل عندلیب کا ہی نازک کہین نہ ٹوٹے

مت پوچھہ اشک میری یون ہی ہی تسلسل
یہ ہار موتیون کا ای آستین نہ ٹوٹے

ولہ

دہانِ شیشہ جلدی کہتے ہین مینوش کھلجاوے
مبادا ابر یہہ ای ساقی مدہوش کھل جاوے

بہری بیٹھے ہین اک مدت کی ہم حبا اوسکی محفل مین
کھلین دفتر کی دفتر گر لبِ خاموش کھل جاوے

ولہ

آہین مت بہرا اوسے لے آتے ہین
اتنی ہامی نہین بھرتا کوئی

فرش رہ ہمنے کیا دیدۂ دل
وان قدم ہی نہین دھرتا کوئی

رابطہ ہم سے جو ہوتا منظور
دل کو کیون لے کے مکرتا کوئی

وہ نہ آوے تو یہ ہو جاوے غلط
کہ بن آئے نہین مرتا کوئی

ولہ

احوال کچھہ نپوچھو کہ کل نبض پر مری
رکھتے ہی ہاتھہ چھٹ گئین نبضین طبیب کی

روداد اوس سے کہیے تو منہ پھیر مسکرا
کیا چپکے سے کہے ہے وہ شامت نصیب کی

ولہ

لطف بے یار ہمین سیر گلستان کب دے
دیکھنے دیدۂ گریان گلِ خندان کب دے

جرائت اب بند ہے تنخواہ تو کہتے ہین یہ ہم
کہ خدا دیوے نہ جبتک تو سلیمان کب دے

بیزار اسقدر ہے کہ بوسہ تو در کنار — گالی بھی اوسنے دی نہ کبھی پیار سے مجھے
اب درد دل تو جان کے درپے ہی ہمدمو — مرنا تھا آہ کیا اسی آزار سے مجھے

ولہ

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہے — یہ دل کیا مزہ دار پیدا ہوا ہے
ذرا در تلک آ کے دیکھو تماشا — عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہے
کرو منع ناصح کو ہم سے نہ بولے — کہان کا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے

ولہ

کس کو آوارہ کیا یون گردش ایام نے — جو کہ دکھلایا ہمین اس بخت نافرجام نے
محفل خوبان سی یہ کون اوٹھہ چلا جو یکبیک — بیٹھے بیٹھے سب لگے اپنا کلیجہ تھامنے
رات اوس مینوش کی اور میری صحبت دیکھکر — رو دیا شیشہ نے پہلے ہنس دیا پہر جام نے

ولہ

جو چاہون اوس لب شیرین سے دل مرا پہر جاے — تو گویا غضب ہی زبان پر وہین مزا پہر جاے
مین پہر کے اوس بت قاتل کو کیونکہ دیکھون آہ — نہ تن پہ سر ہے گردن اگر ذرا پہر جاے
کہے ہے دوری مجہہ وسیہ کو دیکہہ کے وہ — خدا کرے یہ یہین سے کہین بلا پہر جاے
گلی مین اوس بت قاتل ہی کی یہ دیکھی سیر — کہ جاے جان سے اک اور دوسرا پہر جاے

ولہ

اگر مر چلے ہم جفا سے تمہاری — تو پیارے تمہین کیا بلا سے تمہاری

زخود رفتہ کیونکر نہون دیکھکر مین — یہ رفتار ناز و ادا سے تمہاری
مرے آہ و نالہ سے رکنا غضب ہے — کہ ہی یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

ولہ

پڑی ہے بزم مین جس شخص پر نگاہ تری — تو منہ کو پھیر کے کہتا ہی اُف پناہ تری
کہا جو مین نے کہ ہی دل جلونکی آہ اک برق قہر — تو بول اوٹھا وہ تجھی پر پڑے گی آہ تری
نہ کر تو اوسکی دلا بات بات پر تعریف — خدا ہی جانے کری کیا یہ واہ واہ تری
گرایا چاہ مین اوسکے تئین جسے چاہا — عجب طرح کی زلیخا یہ دیکھی چاہ تری
گدا جو ہو وے تو ایسے کے در کا ہو جرأت — کہ کچھ سمجھ کے کرین قدر بادشاہ تری

ولہ

گر کسی ڈھب سے کوئی مجھکو ہنسا دیتا ہے — غم فرقت وہین کچھ یاد دلا دیتا ہے
شب کو ٹک خواب جو آتا ہی تو بس اوسکا خیال — آنکھ لگنے نہین پاتی کہ جگا دیتا ہے
ضبط کرتا ہون بہت پر قلق دل اکبار — سر سے لے پاؤن تلک مجھکو ہلا دیتا ہے
قصد محفل سے وہ اوٹھنے کا کری ہی جس وقت — دل بیتاب وہین مجھ کو جتا دیتا ہے
وصل ہوتا ہے کبھو وس سی تو پاتو نہین وہ شوخ — ہنستے ہنستے مجھے سو بار رلا دیتا ہے
لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر — روئیے اس مین تو رونا بھی مزا دیتا ہے
گھر سے وہ جائیے جہان مین بھی وہین ہون موجود — نہین معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے
گل جو ہنستا ہے تو غنچہ کا چٹکنا جرأت — کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا ہے

اب آپکی گلی مین نہ آنا محال ہے
لگنا تمہا دل کا سہل چھوٹنا محال ہے

دل کا ہمارے ہاتہہ اب آنا محال ہے
گم اسطرح ہوا ہے کہ پانا محال ہے

جاتے ہین اوسکے درسی یہ جانا محال ہے
جس جا قدم پڑے ہے اوٹھانا محال ہے

اے فوج غم اُجاڑنا دل کے دیار کا
آسان بہت ہی لیک بسانا محال ہے

جا بیٹھتے تہی اوسکے جو در پر وہ دن گیے
اب اوس طرف کو آنکہہ اوٹھانا محال ہے

جرأت بہا وہ اشک کہ جسمین اثر ہو کچھ
رونا ہی یون تو سہل رلانا محال ہے

دیکھون تو یون وہ کہہ کے لگے منہ کو ڈہانپنے
کمبخت پہر لگا مجھے نظرون مین بہانپنے

ولہ

میرے جو اشارہ سے رکہا گھیر کسی نے
سو باتین سنائین مجھے منہ پھیر کسی نے

لو خاک ہوے پر بہی اوڑاتا ہے وہ ہمکو
دیکھا ہے بھلا یہ کہین اندھیر کسی نے

اوس ابرو و مژگان کے تصور مین ہون بسمل
خنجر سے مجھے مارا ہے نہ شمشیر کسی نے

طی منزل اُلفت نہوی پر نہ ہوی آہ
دیکھا نہ کسی راہ کا یہ پھیر کسی نے

ولہ

مت کڑہ جو نہ پوچھا دل رنجور کسی نے
وہ پاس مروت ہی کیا دور کسی نے

اب ور سے مجری کا ہمین حکم ہوا واہ
اچھا یہ سکھایا تمہین دستور کسی نے

کیا ذکر جواب آنکہہ ملے مین تو ہون حیران
کیا جانے کیا اوس سے یہ مذکور کسی نے

کیا رات بلا ہجر کی یا رب ہے ڈرانی
ایسی تو نہ دیکھی شب دیجور کسی نے

قطعہ

چلے روٹھہ کر تم جو گھر کو تو جان ۔۔۔ ہمین زندگی سے خفا کر چلے
نہ ٹھہرے ذرا پاس تم آ کے ہاے ۔۔۔ ستم کر چلے بس جفا کر چلے
اُٹھے پاس سے تم تو لو جی چلا ۔۔۔ ادھر دیکھیو جی یہ کیا کر چلے

ولہ

کوئی یان اوسکو لے آوے بُلا کے ۔۔۔ بہانے سے کسی اور آشنا کے
تہارا افسوس کیون اے زندگانی ۔۔۔ چلی تو خاک مین ہم کو ملا کے
کرے ہے کس مزہ سے دل کی چوری ۔۔۔ وہ اوسکا دیکھنا نظرین چُرا کے
مجھے دیکھہ اوسنے روتے کس ادا سے ۔۔۔ کہا کچھہ منہ ہی منہ مین مسکرا کے
چلی منہ موڑ کر تو اے جوانی ۔۔۔ ہمین یہ ولولے اپنے دکھا کے
چلا اے نالۂ دل تو کدھر ہاے ۔۔۔ کلیجہ کے مرے ٹکڑے اوڑا کے

بتون کے عشق مین دی جان جرأت
کیا کیا تو نے اے بندے خدا کے

عاری تھے قافلہ سب فریاد سے ہماری ۔۔۔ بیتابیون کے مارے ہم کاروان سے نکلے

اوس انجمن مین جرأت سب کامیاب آئے
حسرت بھرے پُر ارمان اک ہم وہان سے نکلے

اوٹھکے گھر جاتا ہے وہ تو کس سے رُکا جاے ہے ۔۔۔ نام مین جانیکا سنتا ہون تو غش آجاے ہے
بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہین ۔۔۔ دل کو جون جون روکتا ہون مین تو مچلا جاے ہے
تاڑ لی نظرون مین اوسنے چاہ تو حالت مری ۔۔۔ یہ ہوئی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جاے ہے

تا ملے پابوس اوسکا اس دل بیتاب کو
اسلیے پاؤن پہ کس کس کی یہ لوٹا جای ہے

دیکھکر تصویر اوسکی ہوگیا تصویر مین
اب نہ دست و پا ہی ہلتے ہین نہ بولا جای ہے

ولہ

ملاؤن آنکھہ ٹک اوس سے تو سر تن سے جدا ہووے
کہان لا کر پھنسایا ای ترے دل کا برا ہووے

مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدمو ٹک اوسکو تو دیکھو
دل اوس پہ کیون نہ لوٹے جسکی یہ کافر ادا ہووے

ولہ

کس سے کہین ہین آہ برائی نصیب کی
دل لگتے ہی فلک نے جدائی نصیب کی

برہم ہوا وہ آتے ہی یارب کہانکی یہ
دن وصل کے دہری تہی لڑائی نصیب کی

ولہ

سبھونکی ہی زبان پر داستان میری خموشی کی
مرے کم بولنے نے بات یہ کتنی بڑہائی ہے

گیے جب اوسکے گہر تو چاہیے کیا قتل ہونکو
اجل یان کہیلتی ہی سر پہ وان تیغ آزمائی ہے

مخاطب وہ کسی سے ہو کے ہردم میری ایذا سے
یہ جہنجھلا کر کہے ہے دیکہو اسکی موت آئی ہے

ولہ

آپ کی گہرہ کے یہ افسوس ہم کرتے رہے
سب ہی تم ڈرتے رہے اور تمسے ہم ڈرتے رہے

جن پہ دل مائل تہا آگے سو حسرت کہتی ہین
اک زمانہ وہ بہی تہا جو ہم پہ یہ مرتے رہے

خواہش پابوس مین جون نقش پا کیا کہیے آہ
خاک بہی ہم ہین نہ تہی اور تم قدم دہرتے رہے

کہتے ہین حسرت سے جرأت دیکہہ جا بجا وصل یار
یہ وہی گہر ہے کہ کیا کیا عیش یان کرتے رہے

سلہ یعنی نسخہ قدم نہ دہرا ۱۲

ولہ

کیا اکیلے ترے بن جائیے اور سو رہیے — تو نہو پاس تو کچھہ کھائیے اور سو رہیے

نیند آنکھون مین یہ ہی کہتے ہین ہم ای جرأت
پاؤن اوس کوچہ مین پہیلائیے اور سو رہیے

کچھہ ہم تو نہ سمجھے کہ شب وصل کدہر تھی — ٹک زلف سے رخ پر جو نظر کی تو سحر تھی
پوچھو نہ خبر ہم سے کچھہ اوس بزم کی یارو — وان اپنی ہی اپنے تئین کیا خاک خبر تھی

ولہ

دامن کو مت جھٹک کہ ترے واسطے یہان — جو خاک ہو گیا ہے یہ اوسکا غبار ہے

وعدہ پہ کل کے جھوٹے سمجھے کیونکہ جرأت آج
ای یار زندگانی کا کیا اعتبار ہے

سہل سمجھے نہ کوئی کنج قناعت کی نشست — بیٹھے جو یان اوسے لازم ہے سنبھل کر بیٹھے
آج ناصح تو نصیحت ہمین کیا کرتا ہے — جو کہ کرنا تھا ہمین کام سو کل کر بیٹھے
ضبط بیتابی دل سے نہ رہا پر نہ رہا — گرچہ اوس بزم مین کتنا ہی سنبھل کر بیٹھے

ہو گئی جرأت بیتاب کی حالت تغئیر
تم ذرا اوسپہ جو تیوری کو بدل کر بیٹھے

سرگزشت آتے ہی کیا پوچھی ہی ای میری جان — سب سناؤن گا کبھی آپ مین آنے دی مجھے
اب تو دم رکنے لگا ضبط محبت ہے ہے — ایک دو اشک تو آنکھونسی بہانے دی مجھے
ٹکٹکی باندہنے سے بات نہ کھل جاوی کہین — حیرت حسن پلک ٹک تو ہلانے دی مجھے
اپنا منت سی بٹھانا وہ اور اوسکا کہنا — پھر نہین آنیکا یان مین نہین جانے دی مجھے

تو بہی پہر پوچہیو جرأت سبب حیرانی
پہلے آئینہ ذرا اوسکو دکہانے دیجے

در تلک آنے وہ دلخواہ نہین دیتا ہی
گہر مین دل چین ہمین آہ نہین دیتا ہے

اب جو ملتا نہین قسمت مین تو وان جانے کو
استخارہ بہی ہمین آہ نہین دیتا ہے

بیٹہتے اوٹہتے گر اوس بزم مین آ پہونچے تو وان
بیٹہنے نالہ جانکاہ نہین دیتا ہے

ولہ

کب تلک ایام جدائی سے ہون من مارے
اس سے ای کاش وہ اگر مجہے گردن مارے

دل پہ یون زخم نہان تیغ نگہ نے مارا
موتہہ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے

بیقراری ہمین جون موج نہ کیونکر ہو کہ جب
لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے

کیا غضب ہی کہ جو ٹک مجکو بٹکالے تو وہین
آنکہہ ہر ایک سے محفل مین وہ پرفن مارے

صبح اوٹہکر کو چلے وہ تو مجہے جرأت آہ
جون چراغ سحری جنبش دامن مارے

ولہ

مجہہ کو ڈر ہے کہ کرے حشر نہ برپا یہ کہین
زیر پا اس دل مضطر کو دبائے رکہیے

دردمندونکی بری ہوتی ہی آہ ای پیارے
دل بیدرد کو اپنے یہ جتائے رکہیے

جب وہ بگڑے ہے تو کہتے ہین یہی نازو غرور
منہ بنائے ہوئے تیوری کو چڑہائے رکہیے

کچہہ لگاوٹ کا سبب اور نہین پر جرأت
یہ وہ جا ہے ہے کہ اسکو بہی لگائے رکہیے

شور و افغان ہی یہ بس اپنی زبان کہلتی ہے
آنکہہ کمبخت یہ سوتے مین جہان کہلتی ہی

شکل تصویر ہین ہم پشت بدیوار کھڑے — پر اب اوس بام کی کھڑکی وہ کہان کھلتی ہے
راہبر کون ہے راہ عدم و ہستی کا — نہ تو یان کھلتی ہے یہ بات نہ وان کھلتی ہے

ولہ

صورتِ اخگر ہمین جز سوختن کیا چاہیے — تن پہ غیر از خاک اپنے پیرہن کیا چاہیے

ولہ

بعد مرگ اعمال سے جو اپنے کھینچا انفعال — آخر اس شرمندگی سے ہم زمین مین گڑ گیے
دل ہی جب چھاتی کا پھوڑا ہو تو کیا جینے کا لطف — کیون اجل کیا یاد نہین تیرے پھپھولے پڑ گیے

ولہ

جو غور کیجے تو وہ گیے دن کہان کا آنا کہان کا جانا — اک آمد و رفت سانس کی ہی بس اور اب ہم مین کیا رہا ہے
خموش اک سطرح ہو نہین یہ شہر شین تا کجا سہون مین — شرارتِ نالہ کیا کہون مین مرا کلیجہ جلا رہا ہے
کوئی ہی مایوس زندگانی کوئی ہی مصروف خون فشانی — ترا جو بیمار غم کہانی اب اپنی بیتی سنا رہا ہے
کہان تلک دکھ یہ دکھنہ ہرینگی یہ جی مین ہی کچھ یہ کہا مرینگے — ترا کرینگے تو کیا کرینگے ہمین تو غم اب ستا رہا ہے
فقط ہی درد و غم نہانی حباب آسا ہی زندگانی — ترا جو دم تہا رفیق جانی سو وہ بھی ہونٹون پہ آ رہا ہے

الٰہی تہی کون سی وہ ساعت جو بگڑی اوس فتنہ گر سے صحبت
نہین سنورتی اگرچہ جراَت ہزار نقشے بنا رہا ہے

چاہ کی چیتون مری آنکھ اوسکی شرمائی ہوی — تاڑلی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوی
دیکھ اوس آتش کی پرکالی کی وہ چشمک زنی — مجھ کو کچھ بجلی نظر پڑتی ہے گھبرائی ہوی
آہ اس دل کی لگی پر چشم گریان کیون نہو — یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوی

ولہ

سمائی ہے نہ تن مین اور نہ تن کو چھو سکتی ہے
مری جان آکے آنکھون مین کسی کی رات کٹتی ہے

اُٹھانا زلف کا رخ سی جو یاد آتا ہی تو اکثر
اندھیر آنکھون مین آ چاندنی پھر کیا چھٹکتی ہے

نزاکت یہ کہ آتا بوی گل سے ہی پسینا اور
صبا پنکھا جو جھلتی ہی کمر کیا کیا لچکتی ہے

ولہ

دست بوسی کا ارادہ ترے مذبوح کا تھا
دست و پا ہو گیے لیکن دم بسمل بھاری

ایک تو ہجر کی تھی رات ہی بھاری تس پر
ایک سے ایک بلا ہوتی ہی نازل بھاری

ولہ

بہ تساہل وہ گزرتا ہے تب اوسکی جانب
منتظر جب کہ کوئی جی سے گزر لیتا ہے

وہ ہوا بحر جہان کی ہے کہ مانند حباب
اک نفس ہر کوئی یان آکے ابھر لیتا ہے

والنسے گھر آئنکی ٹھہراتے ہین تب بات ہم آہ
دل مین جب جی سی گزرتا ہے ٹھہر لیتا ہے

ولہ

کھاؤن یا رب نہ غم عشق تو غم کھائی مجھے
گر نہ بیمار محبت ہون تو موت آئے مجھے

ولہ

کرین سے گے فکر طبیعت کے ہم اُٹھانے کی
کہ ہم مین تاب نہین اب الم اُٹھانے کی

خط اوسکو لکھنے مین کچھ یاد آ گیا تو بس آہ
رہی نہ ہاتھ مین طاقت قلم اُٹھانے کی

مین شکل سایہ ہون ہمرہ جو وہ ٹھہر جاوے
تو مجھ مین خاک ہو جرات قدم اُٹھانے کی

نہ تنہا دل خرام ناز پر ہر آن لوٹے ہے
ترا دامن بھی قدمون پر ترے اے جان لوٹے ہے

خفا مجھہ سے نہو گر لوٹ جاؤن تیری قد مونپر ‏‏ — کرون کیا مین کہ تجھپر دل مرا ایجان لوٹی ہے
کریگا کام آخر آب وہ یا جامہ تمامی کا ‏‏ — کہ اک بجلی ہی چلنے مین تہ دامان لوٹے ہے

کہے اشعار بیتابی سے تونے ایسی اے جرأت
کہ پڑھ کر ہر سخندان اب ترا دیوان لوٹے ہے

خود ایک تو وہ شعلہ رخسار گرم ہے ‏‏ — تسپر بلا ہی زلف دہوان دہار گرم ہے
ہم دل جلونکی خاک سے بعد از فنا صبا ‏‏ — لگ چلیو ٹک سمجھ کے خبردار گرم ہے
یارب لگا یہہ روگ ہمین کیا کہ جسم زار ‏‏ — سو بار دم مین سرد ہے سو بار گرم ہے

ولہ

بیکس ہون وہ کہ نکلی نہ حسرت کبہو مری ‏‏ — رووینگی بعد مرگ مجھے آرزو مری
گر ٹک بہی کان دہر کے سنی بات تو مری ‏‏ — اوسوقت آکے دیکھے کوئی گفتگو مری
ٹپکے نہ کیونکہ چشم سے پہر خون آرزو ‏‏ — یک لخت حسرتین جو ہون دلمین لہو مری
گالی کسی کو دیکے وہ کہتا تہا مجسے یہ ‏‏ — مین کیا کرون کہ تو ہی بگاڑی ہی خو مری

ولہ

شغل سوا نالہ و فغان کا ہے ‏‏ — دل بغل مین عذاب جان کا ہے
بندہ طالب جس آستان کا ہے ‏‏ — کب گذر وان فرشتہ خان کا ہے
کیا گمان شوخ بدگمان کا ہے ‏‏ — کہ یہ مفتون اک جہان کا ہے

ولہ

موی سر مین تا بپا اور پاؤن مین زنجیر ہے ‏‏ — دیکھہ لو صورت مری یہ عشق کی تصویر ہے

ولہ

نہ ملنے کو مجھے اوس سے جو تو ہر بار کہتا ہے
بہلا مین کیا کرون ناصح کہ دل بیچین رہتا ہے

مرے دل مین الٰہی زخم ہے ناسور ہی کیا ہے
ٹپکتا ہے پڑا ہر دم نہ پھوٹے ہی نہ پھٹتا ہے

خدا جانے کہ کیا جادو کیا ہی تو نے اس دلبر
کوئی بھی اسقدر ظالم کسی کا جور سہتا ہے

ولہ

مین کہنے لگا ہے دم تجھپہ کہا ایسے جی
مانگا کچھ منہ سے تو پھر کہنے لگا ایسے جی

رک رہون اوس سے تو کہتا ہی خدا کی قدرت
یہ بھی اب ہونے لگے ہمسے خفا ایسے جی

کبھی کچھ پہ ذکر وفاداری کا اپنے تو کہے
آپ بھی لینے لگے نام وفا ایسے جی

خواہش دل جو کہی مین نے تو وہ کہنے لگا
آنکھ چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی

دیکھ جرأت مری یون کہنے لگا وہ بت شوخ
بڑھ چلے آپ بھی اب نام خدا ایسے جی

ولہ

دل اب ایسا کہین آیا ہے کہ جی جانے ہے
یہ قلق ہمنے اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

گاہ مل بیٹھنا اور گاہ پڑے پھرنا دور
یہ ستمگر نے ستایا ہے کہ جی جانے ہے

حرف الفت نہین اب منہ سی نکلتا اونکے
مدعی نے یہ پڑھایا ہے کہ جی جانے ہے

دل کہین اور اب اوسکا جو لگا ہے تو ہمین
ایسا بہتان لگایا ہے کہ جی جانے ہے

یون ہی آپس مین ذرا سی جو ہوئی تھی رنجش
اسقدر اوسکو بڑھایا ہے کہ جی جانے ہے

ولہ

جی نکل جائے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھے
منہ نہ دکھلائیے تو میرا تو موا منہ دیکھے

کیا مزا ہے کہ وہ باتین کرین اغیار سے بیٹھ
اور بحسرت کوئی کمبخت کھڑا منہ دیکھے

بس چلے کچھ بھی جو تجھپر تری عاشق کا تو بس
سامنے اپنے تجھے پہرون بٹھا منہ دیکھے

ایسے عاشق کے کہان طالع بیدار جو آہ
اوسکا سوتے مین دوپٹہ کو اوٹھا منہ دیکھے

گر کہے کوئی کہ اب تم پہ ہی جرات حیران
تو کہے لیکے وہ آئینہ ذرا منہ دیکھے

کیا کیا بیخاریجی کا ہمسے ان نکال آیے
کرچاک سینہ اپنا دل کو جو ڈال آیے

وعدہ پہ رات اوسکے جبتک وہ آوی آوے
کیا کیا الم اوٹھاے کیا کیا خیال آیے

کہتے ہین اوسکا کوچہ ہے رشک باغ جنت
سو ہم بھی وان سے جرات ہو کر نہال آیے

جس پہ نت تیغ کھنچے اور سدا جور رہے
تو ہی انصاف کر اب کیونکہ نہ وہ ٹھور رہے

جان بچنی بھی ہے دشوار اگر کوئی دن
درپئے دل غم دلدار اسی طور رہے

ولہ

یہ کسکے پاس سے اوٹھکر چلا ہون مین گھر کو
کہ پاؤن خشک زمین پر مری پھسلنے لگے

نہ کیونکہ ہو مجھے جرات کہ اوسکی محفل مین
ادہر اودہر مرے آتے ہی لوگ ٹلنے لگے

ولہ

عشق نے میری یہ حالت سی پہنچائی ہے
جو مجھے دیکھے ہے کہتا ہے یہ سودائی ہے

ولہ

ترے در سے ای حبیب چلے
کہ ہمین تھامے سب رقیب چلے

شوق سے کر نظارہ گلزار | ہم تو گلشن سے عندلیب چلے

ولہ

اک دم مین نالۂ دل ہفت آسمان ہلادے | فرمایش فغان پر گر وہ زبان ہلادے

ولہ

شمشیر کر تو اپنی نخچیر کے حوالے | وہ کام کر چکا ہے تقدیر کے حوالے
سیری جنون سے ہمدم جب سب تنگ آیے | آخر کو کر دیا اب زنجیر کے حوالے
نقشہ کو کھینچ تیری کہتا ہے یہ مصور | دل کیون نہ کیجے ایسی تصویر کے حوالے

ولہ

نیم رخ پر بال جو کھولے وہ مست خواب ہے | اک طرف ابر سیہ ہے اک طرف مہتاب ہے

ولہ

چین اوٹھ جانے سے کیونکر تری یاد آیے مجھے | بیقراری نہین جاتی کہ قرار آیے مجھے
آینہ لیکے ذرا شکل تو اپنی دیکھو | ایسے مکھڑے پہ بھلا کیونکہ نہ پیار آیے مجھے

ولہ

تم ہو اور غیر ہین اور انجمن آرایی ہے | مین ہون اور درد ہے اور گوشۂ تنہایی ہے

تمت بالخیر